نور عرفان صدق

2/102

احکام میت

مرکز احیاء آثار برّصغیر
maablib.org

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

۱۔ موت سے قبل اللہ پر صاف صاف ایمان لاؤ یہی جنت کی قیمت ہے

۲۔ مندرجہ ذیل سات کام ایسے ہیں کہ جن کے کرنے والے کو مرنے کے بعد ان کا ثواب برابر ملتا رہتا ہے۔

(۱) سایہ دار درخت لگانا

(۲) پانی کے لئے کنواں کھدوانا۔

(۳) نہر جاری کرنا۔

(۴) مسجد بنوانا

(۵) قرآن لکھنا

(۶) اپنے مرنے کے بعد اپنا علم چھوڑ جانا۔

(۷) اپنے مرنے کے بعد اپنی نیک اولاد چھوڑنا جو اسے یاد رکھیں۔

۳۔ مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ دو راتوں سے ایک رات ایسی ضرور ہو کہ وہ اپنی آخری تمنا اور وصیت اپنے تکیئے کے پاس رکھے (مرنے سے پہلے وصیت نامہ تیار رکھے)

۴ انسان کو ایک دن اس دنیا سے منہ موڑنا لازمی ہے اور یقیناً موت سے ہم کنار ہونا ہے تو پھر کیوں تاخیر کی آرزو کرتا ہے اور کیوں موت سے ڈرتا ہے۔

maablib.org

احکامِ میّت

مطابق فتاویٰ

سرکار آیتہ اللہ العظمیٰ الحجتہ الاسلام آقائے الحاج سید محسن الحکیم الطباطبائی مرحوم

ناشر

پیر محمد ابراہیم ٹرسٹ

۳۶۳ سراج الدولہ روڈ بہادر آباد ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۵

بار اوّل

محرم سنہ ۱۳۹۱ھ

تعداد ـ ۱۲۵۰

مارچ سنہ ۱۹۷۱ء

(ضیاء برقی پریس کراچی)

maablib.org

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
تقریظ		آب سدر سے غسل	
احکام میت		آب کافور سے غسل	
احکام احتضار		آب خالص سے غسل	
دعا وقت موت		دوران غسل میت، میت کا پہلو بدلنے کی دعا	
مستحبات فوراً بعد از موت		مکروہات غسل میت	
مکروہات		ضروری مسائل	
فہرست اشیائے غسل و کفن		میت کو تیمم دینے کا طریقہ	
غسل میت		حنوط	
غسل میت کی نیت		کفن	
دعائے غسل میت		کفن کے شرائط	
شرائط غسل میت		کفن کے تین پارچہ	
غسل دینے والے کے شرائط		مستحبات کفن	
غسل میت میں مستحب امور			

maablib.org

کفن پہنانے کا طریقہ
جریدتین
شہادت نامہ
عمدہ کفن
مکروہات کفن
آخری دیدار
مشایعت جنازہ
مومن کی موت پر چالیس مومن کی دعا
جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے پڑھنے کی دعا
کاندھا دینے کا طریقہ
احکام قبر و پیمائش قبر
میت کو قبر میں اتارنے کا طریقہ
میت کو قبر میں اتارنے کی دعا
قبر میں میت لٹانے کا طریقہ
احکام دفن و تلقین
احترام قبرستان
قبرستان میں داخل ہونے کی دعا
کچھ مرنیوالے کے ورثا کی توجہ کیلئے
نماز ہدیہ میت یا نماز وحشت
نیت نماز
نماز
نماز ہدیہ برائے والدین
برزخ اور مرنیوالے کے اعزہ و احباب
نماز میت یا نماز جنازہ
نیت نماز جنازہ
مختصر نماز میت
تلقین
تلقین برائے مرد
تلقین برائے عورت

☆

فہرست ضمیمہ احکام میّت

ضمیمہ

۱	امانت جنازہ کے منتظمین
۲	امانت جنازہ کا طریقہ
۳	امانت کے اخراجات کی تفصیل
۴	کراچی میں غسل و کفن اور دفن کا انتظام کرنے والے ادارے
۵	تفصیل غسل و کفن و دفن خوجہ اثنا عشری (پیرائی) جماعت جبرڑ کھارادر کراچی
۶	تفصیل غسل و کفن و دفن انجمن راہ نجات A-2/11-F رضویہ سوسائٹی کراچی
۷	تفصیل غسل و کفن و دفن انجمن مسلمان پنجاب دار اسلام بلڈنگ بیپوا سٹریٹ صدر کراچی
۸	تفصیل غسل و کفن و دفن کتیانا میمن ایسوسی ایشن نواب مہابت خان جی روڈ بالمقابل محمدی پارک لکڑی گراؤنڈ کراچی۔
9	تفصیل غسل و کفن و دفن مسلم ایسوسی ایشن (رجسٹرڈ) رنچھوڑ لائنز جناح اسٹریٹ کراچی
۱۰	تفصیل غسل و کفن و دفن ہالاری میمن جنرل جماعت (رجسٹرڈ) بلاغ ہالاری 69 لارنس روڈ بالمقابل شومارکیٹ کراچی۔
۱۱	تفصیل غسل و کفن و دفن باتوا جماعت اسلام گھوڑی گارڈن کراچی
۱۲	امانت کو دیگر ملک میں لیجانے کے لئے متعلقہ محکموں کو درخواستوں کے نمونے۔

تقریظ

باسمہ سبحانہٗ

رسالہ شریفہ دربیان احکام میت نظر قاصر سے گذرا معظم و مکرم عمدۃ الافاضل وزبدۃ الاماثل الحاج مولانا سید مسلم مہدی صاحب دامت برکاتہ نے بڑی محنت و جانفشانی سے اس رسالہ کو ترتیب دیا ہے۔ جس کے مسائل افقہ زمان، اعلم دوران سرکار آیت اللہ العظمیٰ الحاج السید محسن الحکیم الطباطبائی دام ظلہ العالی کے فتاویٰ کے مطابق ہیں۔ عبارت نہایت واضح اور سلیس ہے جس کو ہر شخص بآسانی سمجھ کر عمل کر سکتا ہے ایسے اہم موضوع پر مشتمل رسالہ کا ہر شیعہ کے گھر میں رہنا ضروری ہے۔

خداوند عالم مؤلف ممدوح کو جزائے خیر عنایت فرمائے اور اس رسالہ کو ان کے لئے زاد آخرت قرار دے اور مومنین کو اس سے منتفع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

الاحقر سید ابن حسن المرضوی

آل باقر العلوم

۴ اگست سنہ ۶۹ء

maablib.org

MAAB 1431
maablib.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احکام میت

جاننا چاہیئے کہ مسلمان کی میت کا غسل و کفن و نماز و دفن کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے (اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ سب پر اپنے اپنے مال سے یا اپنے ہاتھ سے یہ امور انجام دینا واجب ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ اہتمام ان امور کا واجب کفائی ہے یعنی کسی ایک شخص نے یہ امور انجام دے لئے تو پھر دوسروں پر ساقط ہے)

اگر میت کا وارث موجود ہو تو بغیر اجازت یہ کام انجام نہیں دیئے جا سکتے ہیں مرد کی میت کو مرد اور عورت کو عورت غسل دے اور کفن پہنائے بحالت مجبوری شوہر زوجہ کو اور زوجہ شوہر کی میت کو غسل دے سکتی ہے تین برس بچہ کی میت اگر لڑکا ہے تو عورت دے اگر ۳ سال کی لڑکی کی میت ہے تو مرد غسل دے سکتے ہیں اس میں کوئی ہرج نہیں ہے اگر مرد مر جائے اور کوئی دوسرا مرد غسل دینے والا موجود نہ ہو تو محرم عورتیں غسل دے سکتی ہیں مگر میت کو پاجامہ پہنا کر تاکہ میت کے عورتین یعنی آگے پیچھے نظر نہ پڑے اس طرح عورت کی میت کو محرم مرد غسل دے سکتا ہے تا حد امکان مرد کی میت کو مرد اور عورت کی میت کو عورت غسل دے اور کفن پہنائے اور بہتر یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو غسل و کفن کے لئے مرد اور عورت کو ملازم رکھا جائے۔

maablib.org

احکام احتضار

(یعنی جانکنی کے وقت کی حالت) جب جانکنی کی حالت طاری ہو تو واجب ہے کہ محتضر (جس پر جانکنی کی حالت طاری ہو اس کو مُحتضر کہتے ہیں) کو قبلہ رو چت اس طرح لٹائیں کہ اس کا چہرہ اور پاؤں کے تلوے قبلہ کی سمت ہوں بنابر احتیاط خود محتضر پر واجب ہے کہ مذکورہ بالا طریقہ سے قبلہ رو ہو جائے بشرطیکہ اس کے لئے ممکن ہو۔

احوط یہ ہے کہ غسل سے فراغت تک میت کو اسی طرح قبلہ رو رکھیں کفن پہنانے کے بعد میت کو اس طرح رکھیں جس طرح نماز جنازہ کے لئے رکھتے ہیں۔

احتضار کے وقت مندرجہ ذیل امور کا بجالانا مستحب ہے

(۱) مرنے والے کو کلمہ شہادتین اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کی امامت وولایت اور دیگر اعتقادات حقّہ کی تلقین کریں۔

(۲) مندرجہ ذیل کلمات بھی جاری کرائیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْهِنَّ وَمَا بَیْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

پھر یہ دعا پڑھیں۔

maablib.org

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الْكَثِيْرَ مِنْ مَعَاصِيْكَ وَاقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ مِنْ طَاعَتِكَ يَا مَنْ يَقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيَعْفُوْ عَنِ الْكَثِيْرِ اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ وَاعْفُ عَنِّي الْكَثِيْرَ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ فَاِنَّكَ رَحِيْمٌ ۔

(۳) اگر جانکنی میں سختی ہو تو محتضر کو اس مقام پر پہنچائیں جہاں اکثر نماز پڑھا کرتا تھا۔ بشرطیکہ وہاں تک پہنچانا اس کے لئے اذیت کا سبب نہ ہو۔

(۴) مرنے والے کے پاس قرآن مجید کی تلاوت کریں تاکہ روح نکلنے کی تکلیف آسان ہو سورہ یٰسین سورہ والصافات سورہ احزاب اور آیۃ الکرسی کی خصوصیت سے پڑھے۔

دعا وقت موت

(۱) حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر جمعہ کو سورہ نساء کی تلاوت فشار قبر سے محفوظ رکھتی ہے۔ (تفسیر برہان)

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ میں اپنے ایک انصاری سے جبکہ وہ جانکنی کے عالم میں تھا ملا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہے اس نے عرض کی کہ میں اپنے گناہوں کی وجہ سے اللہ سے خائف ہوں اور اس سے رحم کی التجا کر رہا ہوں میں نے اس سے کہا کہ جب کوئی شخص جانکنی کے عالم میں خدا سے استغفار کرتا ہے تو خدا قبول فرماتا ہے اور اسے ان چیزوں سے نجات عطا فرماتا ہے جس کا اسے (مرنے والے کو) خوف ہوتا ہے۔

ایک اور روایت منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص

سے جب اس کی جانکنی کے عالم میں ملے تو ارشاد فرمایا یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیَ الْکَثِیْرَ مِنْ مَّعَاصِیْکَ وَاقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ مِنْ طَاعَتِکَ ۔

ایک حدیث معتبر میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم کسی کو جانکنی کے عالم میں دیکھو تو اس کو کلمہ فرج پڑھاؤ۔

کلمۃ الفرج

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْهِنَّ وَمَا بَیْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک نوجوان کے پاس جو مرنے والا تھا تشریف لائے اور فرمایا کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ لیکن اس کی زبان بند ہو چکی تھی وہ نہ کہہ سکا ایک عورت جو اس کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا اس کی ماں زندہ ہے اس نے عرض کیا میں ہی اس کی ماں ہوں آپ نے پوچھا کیا تو اس سے خوش یا ناراض ہے اس نے عرض کیا کہ میں نے اس سے چھ برس سے بات نہیں کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اب تو اس سے راضی ہو جا اس نے عرض کیا کہ میں نے اس کو معاف کیا اور اب اس سے راضی ہوں اس کے بعد مرنے والے جوان کو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ اب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ یکایک اس کی زبان کھل گئی اور اس نے کلمہ پڑھا تب آپ نے اس سے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے جوان نے

عرض کی کہ میرے پاس ایک نہایت بدصورت بد وضع کالا انسان میلے کپڑے جن میں سے بدبو آرہی ہے کھڑا ہوا میرا گلا دبا رہا ہے آپ نے حکم دیا یہ کلمات پڑھ یَامَنْ یَقْبَلُ الْیَسِیْرَ وَ یَعْفُوْ عَنِ الْکَثِیْرِ اِقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ وَ اعْفُ عَنِّیَ الْکَثِیْرَ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

اس نوجوان نے یہ دعا پڑھی جب یہ دعا پڑھ چکا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ اب تجھے کیا نظر آرہا ہے اس نے عرض کی کہ اب وہ کالا آدمی مجھے نظر نہیں آتا اور ایک خوبصورت آدمی میرے پاس ہے یہ کہتے ہوئے اس کی روح پرواز کر گئی۔

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص وصیت نہ کرے تو اس کو ناقص العقل اور بے رحم سمجھا جاتا ہے لوگوں نے دریافت کیا کہ یا حضرت وصیت کس طرح کرنی چاہیئے حضرت نے فرمایا کہ جب کسی کی موت کا وقت قریب ہو اور لوگ اس کے قریب جمع ہوں تو یہ شخص کہے اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الرَّحْمٰنَ الرَّحِیْمَ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَ اَنَّکَ تَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ وَاَنَّ الْحِسَابَ حَقٌّ وَاَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَمَا وَعَدَ اللّٰہُ فِیْھَا مِنَ النَّعِیْمِ مِنَ الْمَاْکَلِ وَ الْمَشَارِبِ وَالنِّکَاحِ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ الْاِیْمَانَ حَقٌّ وَاَنَّ الدِّیْنَ کَمَا وَصَفْتَ وَاَنَّ الْاِسْلَامَ کَمَا شَرَعْتَ وَاَنَّ الْقَوْلَ کَمَا قُلْتَ وَ

اَنَّ الْقُرْاٰنَ کَمَا اُنْزِلَتْ وَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ وَ اِلَیَّ اَعْہَدُ
اَبِیْکَ نَحْوَ دَارِ الدُّنْیَا اِلٰی رَضِیْتُ بِکَ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ نَبِیًّا وَ بِعَلِیٍّ اِمَامًا وَ بِالْقُرْاٰنِ کِتَابًا وَ اَنَّ اَہْلَ
بَیْتِ نَبِیِّکَ عَلَیْہِ وَ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اَئِمَّتِیْ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ عِنْدَ
شِدَّتِیْ وَ رَجَائِیْ عِنْدَ کُرْبَتِیْ وَ عُدَّتِیْ عِنْدَ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ تَنْزِلُ بِیْ وَ
اَنْتَ وَلِیُّ نِعْمَتِیْ وَ اِلٰہِیْ وَ اِلٰہُ اٰبَائِیْ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ وَ لَا تَکِلْنِیْ
اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ اَبَدًا وَ اٰمِنْ فِیْ وَحْشَتِیْ وَ اجْعَلْ لِیْ عِنْدَکَ
یَوْمَ اَلْقَاکَ مَنْشُوْرًا۔

مستحبات فوراً بعد از موت

وہ امور جن کا روح نکلنے کے فوراً بعد بجا لانا مستحب ہے درج ذیل ہیں۔

(۱) میت کے منہ اور لب اور آنکھوں کا بند کرنا۔

(۲) دونوں جبڑوں کا کسنا تاکہ منہ نہ کھل سکے۔

(۳) دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں میں سیدھا پھیلا دینا۔

(۴) دونوں پیروں کو سیدھا پھیلا دینا۔

(۵) میت پر کسی کپڑے کو اڑھا دینا۔

(۶) اگر رات میں موت واقع ہو تو اس کے پاس روشنی کرنا۔

(۷) مومنین کو مرنے کی اطلاع دینا تاکہ جنازہ میں شریک ہوں۔

(۸) تجہیز و تکفین میں تعجیل کرنا یعنی اگر شب میں انتقال کرے تو دن کا انتظار نہ کرنا البتہ اگر موت میں شک ہو تو اتنی تاخیر کرنا واجب ہے جب تک موت کا یقین نہ ہو جائے ۔

مکروہات

(۱) جانکنی کی حالت میں مرنے والے کو چھونا ۔ اس لئے کہ یہ باعث اذیت مرنے والے کے لئے ہوتی ہے ۔

(۲) میت کے پیٹ پر لوہا یا کوئی اور وزنی چیز رکھنا ۔

(۳) مرنے والے کو تنہا چھوڑنا ۔

(۴) جنب یا حائض کا مرنے والے کے پاس جانا ۔

(۵) مرنے والے کے پاس زیادہ باتیں کرنا یا رونا ۔

(۶) جنازہ اٹھانے والوں کا اس کے سامنے آنا ۔

(۷) عورتوں کو اس کے پاس تنہا چھوڑنا

maablib.org

فہرست اشیاء غسل و کفن

ئے غسل

(۱) آب سدر سے غسل دینے کے لئے بیری کے پتے

(۲) آب کافور سے غسل دینے کے لئے کافور۔

(۳) آب خالص سے غسل دینے کے لئے خالص پانی۔

برائے کفن مرد کے لئے ۲۰ گز اور عورت کے لئے ۲۴ گز عرض ایک گز

مرد کے لئے

(۱) برد یمنی (یا کفن کی چادر)

(۲) پیراہن

(۳) لُنگ

(۴) ران پیچ

(۵) کفنی

(۶) کافور برائے حنوط

(۷) عمامہ

(۸) چادر برائے شہادت نامہ

(۹) جریدتین

(۱۰) خاک شفا

(۱۱) تعمہ

عورت کے لئے مندرجہ بالا کفن کے ساتھ مزید چار گز مندرجہ ذیل

(۱) سینہ بند (۲) قصابہ

(۳) اُوڑھنی

maablib.org

غسل میت

ہر مسلمان کی میت کو غسل دینا ہر مسلمان پر واجب کفائی ہے (واجب کفائی کا مطلب یہ ہے کہ سب پر واجب ہے لیکن اگر کوئی ایک شخص اس فعل کو بجا لائے تو پھر سب سے ساقط ہو جائے گا) غسل دینے سے پہلے واجب ہے کہ میت کے بدن سے نجاست دور کریں پھر اس ترتیب سے میت کو غسل دیں۔

پہلا غسل بیری کے پانی سے۔ دوسرا غسل کافور کے پانی سے۔ تیسرا غسل آب خالص سے (آب خالص وہ پانی جس میں کوئی چیز شامل نہ ہو)

احوط وجوبی یہ ہے کہ تینوں غسل بطریقہ غسل ترتیبی دیں یعنی پہلا غسل آب سدر یعنی بیری کے پانی سے میت کے سر اور گردن کو دھوئیں پھر داہنی جانب کو اس کے بعد بائیں جانب کو دھوئیں (جیسا کہ غسل جنابت وغیرہ میں ترتیبی غسل کیا جاتا ہے) اسی طرح دوسرا اور تیسرا غسل دیں۔

غسل دینے والے کو میت کے وارث سے غسل دینے کی اجازت لینا واجب ہے اگر وارث موجود نہ ہو یا اجازت لینا ممکن نہ ہو تو بغیر اجازت کے غسل دینا واجب کفائی ہے۔

اگر بیری اور کافور میں سے کوئی چیز ممکن نہ ہو تو اس کے عوض خالص پانی سے تینوں غسل دئیے جائیں گے اگر ایک چیز ممکن ہے تو وہ غسل اس سے دیا جائے گا اور دو غسل خالص پانی سے دیا جائینگے۔

غسل میت کی نیت

واجب ہے کہ غسل دینے والا غسل دینے کی نیت کرے مثلاً آب سدر سے اس میت کا غسل دیتا ہوں واجب قربتاً الی اللہ یا غسل دیتا ہوں اس میت کا آب کافور سے واجب قربتاً الی اللہ یا غسل دیتا ہوں اس میت کا آب خالص سے واجب قربتاً الی اللہ

اسی طرح اگر بیری کی پتی وغیرہ یا کافور دستیاب نہ ہو اور اس کے بجائے خالص پانی سے غسل دے رہا ہے تو نیت اس طرح کرنا چاہیئے کہ غسل دیتا ہوں میں اس میت کو آب سدر کے بجائے آب خالص سے واجب قربتاً الی اللہ اس طرح آب کافور کے بجائے جب آب خالص سے غسل دے تو نیت کرے کہ غسل دیتا ہوں اس میت کو بجائے آب کافور کے آب خالص سے واجب قربتاً الی اللہ۔

اگر کئی اشخاص غسل دینے میں شریک ہوں تو سب پر نیت کرنا واجب

ہے تینوں غسل کی نیت الگ الگ کرے۔

اگر پانی ممکن نہ ہو تو ہر ایک غسل کے بدلے میت کو تیمم دیا جائے گا یعنی تین تیمم دیئے جائیں گے احوط یہ ہے کہ کسی ایک تیمم میں مافی الذمہ کا قصد کرے یعنی اگر پانی صرف ایک غسل کے لئے ہی موجود ہے تو پانی سے ایک غسل دیا جائیگا اور دو تیمم بجائے دو غسلوں کے دیئے جائیں گے اسی طرح اگر دو غسلوں کے لئے پانی کافی ہو دو غسل دیئے جائیں اور ایک تیمم دیا جائے گا۔

دعائے غسل میت

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کو غسل دیتے وقت غسل دینے والے کو مندرجہ ذیل دعا پڑھنی چاہیے اس سے اس کے ایک سال کے گناہان کبیرہ معاف ہو جائیں گے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا بَدَنُ عَبْدِکَ الْمُؤْمِنِ وَقَدْ اَخْرَجْتَ رُوْحَہٗ مِنْہُ وَفَرَّقْتَ بَیْنَہُمَا فَعَفْوَکَ عَفْوَکَ۔

شرائط غسل میت

(۱) غسل سے پہلے میت کے بدن سے نجاست کا زائل کرنا۔

(۲) پانی کا پاک ہونا۔

(۳) غسل کے لئے قربت کی نیت کرنا۔

(۴) ہر اس چیز کا میت کے بدن سے الگ کرنا جو جلد تک پانی پہنچنے میں

مانع ہو جیسے انگوٹھی و زیورات وغیرہ۔

(۵) مباح ہونا پانی کا اور اس ظرف کا جس سے غسل دیا جائے اور مباح ہونا اس جگہ کا جہاں غسل دیا جائے نیز مباح ہونا سدر و کافور کا۔

غسل دینے والے کے شرائط

(۱) غسل دینے والا مسلمان ہو بلکہ شیعہ اثنا عشری ہونا احوط ہے۔

(۲) درست یہ میت مرد کی ہو تو غسل دینے والا بھی مرد ہو اگر میت عورت کی ہے تو غسل دہندہ عورت ہو۔ اس لئے کہ مرد کی میت کو عورت اور عورت کی میت کو مرد غسل دے یہ جائز نہیں ہے البتہ اس کا مثل یعنی مرد کے لئے مرد اور عورت کے لئے عورت موجود نہ ہو تو ایسی صورت میں محرم کپڑا ڈال کر غسل دے سکتا ہے بہر حال مجبوری کی حالت میں مرد عورت کو اور عورت مرد کو غسل دے مگر کپڑا ڈال کر تاکہ عورتین پر نظر نہ پڑے

(۳) تین سال تک کے لڑکے کی میت کو عورت اور تین سال تک کی لڑکی کی میت کو مرد غسل دے سکتا ہے۔ خواہ مرد غسل دینے والا یا عورت غسل دینے والی موجود ہو یا نہ ہو کپڑا ڈال کر غسل دینے کی شرط نہیں ہے اسی طرح زوجہ اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی زوجہ کو غسل دے سکتا ہے خواہ دوسرا مرد یا عورت موجود ہو یا نہ ہو خواہ برہنہ غسل دیا جائے یا کپڑا ڈال کر البتہ شرمگاہ پر نظر کرنا دونوں کے لئے مکروہ ہے۔

غسل میت میں مستحب امور

اول میت کو غسل دینے کے لئے کسی تختہ یا تخت یا چبوترہ یا بلند مقام پر رکھے اور مستحب بلکہ احوط یہ ہے کہ میت کا سر ذرا بلند رکھے۔

دوسرے میت کے پاؤں قبلہ کی طرف جیسا کہ جانکنی کے وقت تھے بلکہ احوط یہی ہے۔

تیسرے کپڑے پاؤں کی طرف سے اتارے اگر تنگ ہوں تو ولی کی اجازت سے پھاڑیں اور یہی کپڑا عورتین پر ڈال دیں۔

چوتھے میت کو سایہ میں رکھ دیں کسی چھت کے نیچے یا خیمہ کے نیچے چھت کے نیچے غسل دینا اولیٰ ہے۔

پانچویں۔ اگر علاوہ نہر یا دریا یا تالاب کے غسل دیں تو ایک گڑھا یا نالی کھو دیں تاکہ غسل کا پانی بہہ کر اس میں جمع ہو جائے (اس کو لحد بھی کہتے ہیں)

چھٹے۔ علاوہ عورتین کے بقیہ تمام جسم برہنہ کر کے غسل دیں۔

ساتویں۔ عورتین کا ستر کرنا مستحب ہے اگرچہ غسل دینے والا اور موجود لوگ ایسے ہوں جن کے لئے عورتین پر نظر کرنا جائز ہو مثل شوہر یا زوجہ۔

آٹھویں۔ میت کی انگلیوں کو آہستہ سے ملیں اگر ٹوٹ جانے یا ٹیڑھی ہو جانے کا خوف ہو تو نہ ملیں۔

نویں۔ قبل غسل میت کے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئیں ہر غسل میں

تین مرتبہ دھوئیں۔

دسویں۔ میت کے سر کو بیری کی پتی یا خطمی کے کف (جھاگ) سے اس طرح دھوئیں کہ وہ جھاگ میت کے کان ناک میں نہ جانے پائے۔

گیارہویں۔ میت کے عورتین تین مرتبہ بیری کی پتی یا اشنان (ایک گھاس ہوتی ہے) تین مرتبہ قبل غسل دھوئیں احوط یہ ہے کہ غسل دینے والا اپنے ہاتھوں میں کپڑا یا دستانے باندھ کر دھوئے تاکہ مقام ستر پر اس کا ہاتھ براہ راست نہ لگے۔

بارہویں۔ میت کے شکم پر ہاتھ رکھ کر اوپر سے نیچے کی طرف نرمی سے کھینچیں تاکہ اگر فضلہ ہو تو خارج ہو جائے ایسا کرنا پہلے اور دوسرے غسل میں مستحب ہے اگر نجاست خارج ہو تو اس مقام کو پھر پاک کریں اگر عورت حاملہ ہو اور بچہ پیٹ میں مرگیا ہو تو پھر اس کے پیٹ پر ہاتھ نہ پھیرنا چاہیئے۔

تیرہویں۔ تینوں غسل میں ابتدا سر کے داہنے حصہ سے کرنا چاہیئے۔

چودہویں۔ غسل دینے والا میت کے داہنے جانب کھڑا ہو۔

پندرہویں۔ غسل دینے والا اپنے ہاتھوں کو ہر غسل سے پہلے کہنیوں سے لے کر نشانوں تک تین مرتبہ پانی سے دھوئے۔

سولہویں۔ ہر مرتبہ پانی ڈالتے وقت میت کے بدن پر ہاتھ پھیرتا جائے تاکہ پانی ہر مقام پر پہونچ جائے اگر خوف ہو کہ میت کا کوئی عضو ہاتھ پھیرنے سے الگ ہو جائے گا تو صرف پانی ڈالے ہاتھ نہ پھیرے۔

سترہویں۔ غسل کا پانی ۶ مشک ہو یا اس کے مساوی ہو۔

اٹھارہویں ۔ بعد غسل میت کے جسم کو پاک و صاف کپڑے سے پونچھے تاکہ پانی خشک ہو جائے ۔

انیسویں ۔ غسل سے پہلے میت کو وضو دینا لیکن ناک میں پانی ڈالنا اور کلّی نہ کرائی جائے ۔

بیسویں ۔ ہر غسل میں میت کے سر و گردن اور بدن کے داہنے اور بائیں حصہ کو تین تین مرتبہ دھوئے ۔

اکیسویں ۔ اگر غسل دینے والا ہی کفن پہنائے تو اس کو چاہیئے کہ اپنے دونوں پیروں کو گھٹنے تک دھوئے ۔

بائیسویں ۔ غسل دینے والا ذکر الٰہی اور استغفار میں مشغول رہے اور مکرر کہتا رہے عَفْوَکَ عَفْوَکَ ۔

تیئسویں ۔ اگر میت کے بدن میں کوئی عیب ہو تو اس کا اظہار نہ کرے اگر میت جنب یا حائض کی ہو تو غسل جنابت یا حیض کی ضرورت نہیں ہے غسل میت سب غسلوں کے لئے کافی ہے اس طرح غسل میت کے ساتھ وضو واجب نہیں ہے نہ قبل غسل اور نہ بعد غسل البتہ مستحب ہے کہ قبل غسل میت کو وضو کرائے ۔

maablib.org

آب سدر سے غسل

ایک دو گھڑے پانی میں اتنی مقدار میں بیر کی پتی حل کر ڈالیں پانی مضاف نہ ہونے پائے اس کو بیر کا پانی ہی کہا جائے غسل دینے والا اور جو پانی ڈالنے دونوں نیت کریں "اس میت کو غسل دیتا ہوں آب سدر سے واجب قربۃً الی اللہ یا

نیت کرنے کے بعد میت کے سر و گردن کو آب سدر سے دھوئیں سنت ہے کہ تین مرتبہ دھوئیں پھر میت کو بائیں کروٹ لٹا کر داہنی طرف تین مرتبہ پانی ڈالیں اور اس کا سلسلہ منقطع نہ کریں یہاں تک کہ پیروں تک پانی پہونچ جائے ہر مرتبہ پانی ڈالنے میں میت کے پیٹ اور پشت پر آہستہ سے ہاتھ پھیرتے جائیں تاکہ پانی ہر جگہ پہونچ جائے میت کے ہاتھ پہلو سے دور رکھیں کہ پانی بغلوں تک پہونچ جائے۔ لنگی کے نیچے ہاتھ میں کپڑا یا دستانہ باندھ کر عورتین کو بھی دھوئیں۔ پانی ہر جگہ پہونچ جائے اسی طرح میت کو داہنی کروٹ لٹا کر بائیں جانب تین مرتبہ پانی ڈالیں مستحب یہ ہے کہ عورتین کو دونوں جانب دھوتے ہیں دھولے رہیں پھر میت کو پشت کے بل لٹائیں اس کے بعد غسل دینے والا اپنے ہاتھوں کو کہنی تک دھو ڈالے

آب کافور سے غسل

(۱) ایک گھڑے میں تھوڑا کافور پانی میں ملائیں اس مقدار میں کہ پانی آب مضاف نہ ہو جائے صرف آب کافور کہا جائے غسل دینے والا میت کے پیٹ پر اپنا ہاتھ رکھ کر آہستہ سے دباؤ دے کر نیچے کی طرف کھینچے تاکہ اگر فضلہ وغیرہ پیٹ میں ہو خارج ہو جائے یہ عمل سر کو ذرا اونچا کر کے کیا جائے فضلہ کو دھو ڈالا جائے اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھو ڈالے اس کے بعد نیت کرے اس میت کو آب کافور سے غسل دیتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ جیسا کہ آب سدر سے غسل دیا تھا اسی طرح آب کافور سے بھی غسل دے۔

آب خالص سے غسل

مستحب ہے کہ غسل دینے والا اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھو ڈالے اور دونوں نیت کریں کہ اس میت کو آب خالص سے غسل دیتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ پھر اسی طرح سے جیسا پہلے غسل دیا تھا میت کو غسل دیا جائے۔

بعد غسل مستحب ہے کہ میت کے بدن کو پاک و صاف کپڑے سے خشک کر لیا جائے تاکہ کفن بھیگنے نہ پائے تھوڑی سی روئی فرج و دبر میں رکھ دیں (یعنی آگے پیچھے) تاکہ کفن نجاست سے ملوث نہ ہونے پائے اگر ناخن یا بال اثنائے غسل میں میت کے جدا ہو گئے تو اس کو کفن میں رکھ دینا چاہیئے۔

دوران غسل میت میت کا پہلو بدلنے کی دعا

مستحب ہے کہ غسل دینے میں میت کو ایک جانب سے دوسری جانب پھیریں تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا بَدَنُ عَبْدِکَ الْمُؤْمِنِ قَدْ اَخْرَجْتَ رُوْحَہٗ مِنْہُ وَفَرَّقْتَ بَیْنَھُمَا فَعَفْوَکَ فَعَفْوَکَ۔

اگر میت عورت کی ہے تو پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا بَدَنُ اَمَتِکَ الْمُؤْمِنَۃِ وَقَدْ اَخْرَجْتَ رُوْحَھَا مِنْہُ وَفَرَّقْتَ بَیْنَھُمَا فَعَفْوَکَ فَعَفْوَکَ

maablib.org

نوٹ۔ اگر غسل دینے کے لیئے ایک ہی ظرف ممکن ہو تو چاہیئے کہ آب سدر کے بعد دہو ڈالیں اس کے بعد آب کافور بنائیں پھر غسل کے بعد اس کو دہو ڈالیں تاکہ اس کی خوشبو باقی نہ رہے اس کے بعد آب خالص سے غسل دیں۔

مکروہات غسل میت

مندرجہ ذیل امور غسل میت کے سلسلہ میں مکروہ ہیں۔

(۱) میت کو بٹھا کر غسل دینا۔ (۲) غسل دینے والے کو دونوں پاؤں کے درمیان میت کو رکھنا (۳) میت کا سر مونڈنا اور کسی جگہ کے بال مونڈنا یا تراشنا یا اوکھاڑنا۔ (۴) میت کے ناخن کاٹنا یا ناخن کے درمیان خلال وغیرہ سے کریدنا (۵) بالوں میں کنگھی کرنا (۶) غسل دیتے وقت میت کو پھاندنا (۷) گرم پانی سے میت کو غسل دینا البتہ مجبوری کی صورت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے (۸) غسل کا پانی پاخانہ وغیرہ میں ڈالنا (۹) حاملہ عورت کے پیٹ پر ہاتھ پھیرنا

maablib.org

ضروری مسائل

(۱) شہید جو راہ خدا میں معرکہ جہاد میں مارا گیا ہو اس کو بغیر غسل و کفن کے اسی کے کپڑوں میں نماز جنازہ پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔

(۲) وجوب غسل میں جوان بوڑھے اور بچے کی میت کا کوئی فرق نہیں ہے یہاں تک کہ اگر ۴ ماہ کی مدت کا حمل بھی ساقط ہو تو اس بچہ کو بھی غسل و کفن دینا اور

دفن کرنا واجب ہے البتہ اگر حمل ۴ ماہ سے کم کا ساقط ہو تو غسل واجب نہیں ہے ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کیا جائے گا۔

(۳) اگر میت مُحرِم کی ہے یعنی حالت احرام میں موت واقع ہوئی ہے تو اس کو آب کافور سے غسل دینا جائز نہیں ہے البتہ اگر طواف حج یا طواف عمرہ کے بعد موت واقع ہوئی ہے تو آب کافور سے غسل دیا جائے گا اسی طرح مُحرِم کی میت کو کافور سے حنوط کرنا بھی جائز نہیں ہے حتیٰ کہ کوئی دوسری خوشبو بھی اس کے قریب نہیں لائی جا سکتی ہے مثلاً اگربتی وغیرہ کا سلگانا۔

(۴) اگر میت کی کھال بال یا ناخن الگ ہو کر گر جائیں تو کفن میں ساتھ رکھ کر دفن کرنا چاہیئے۔

(۵) اگر موت اس طرح واقع ہو جائے کہ اس کا جسم چکنا چور ہو جائے حتیٰ کہ اعضائے تیمم بھی سلامت اور باقی نہ رہیں تو پھر نہ غسل دیا جائے گا اور نہ تیمم بلکہ اس کو کپڑے میں لپیٹ کر اور نماز جنازہ پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔

میت کو تیمم دینے کا طریقہ

اگر پانی بالکل میسر نہ ہو یا میت کو غسل دینا ممکن نہ ہو مثلاً جل گیا ہو یا چیچک سے سارا جسم آبلہ ہو گیا ہو یا اس کا جسم گل اور سڑ گیا ہو اس وقت میت کو بجائے غسل کے تین تیمم دیئے جائیں گے ایک تیمم بجائے غسل آب سدر کے دوسرا تیمم بجائے غسل آب کافور کے تیسرا غسل بجائے آب

خالص کے۔

احوط یہ ہے کہ ان تینوں میں سے کسی ایک تیمم میں مافی الذمہ کا قصد کرے مثلاً پہلے تیمم میں یہ نیت کرے کہ تینوں غسلوں کے عوض میں صرف ایک تیمم واجب ہے لہذا اس کے عوض میں یہ تیمم دیتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ۔ اور اگر ہر غسل کے عوض میں تیمم واجب ہے تو یہ تیمم آب سدر کے عوض دیتا ہوں پہلے تیمم میں مذکورہ طریقہ سے مافی الذمہ کی نیت کرنے کے بعد دوسرا تیمم اس نیت سے دے کہ آب کافور کے عوض میں یہ تیمم دیتا ہوں اور تیسرا تیمم اس نیت سے دے کہ آب خالص کے عوض یہ تیمم دیتا ہوں۔ اگر تینوں تیمم میں مافی الذمہ کا قصد نہیں کیا ہے تو احوط یہ ہے کہ چوتھا تیمم مافی الذمہ کے قصد سے دے۔

تیمم دینے والا اپنی دونوں ہتھیلیوں کو خاک پر مارے اور میت کی پیشانی پر مسح کرے اور پھر میت کے داہنے ہاتھ پر گٹے سے انگلیوں تک پشت دست پر مسح کرے جس طرح سے خود اپنا تیمم کیا جاتا ہے پھر میت کے بائیں ہاتھ پر گٹے سے انگلیوں تک پشت دست پر مسح کرے

حنوط

غسل یا تیمم دینے کے بعد میت کو حنوط کرنا واجب ہے میت کے ساتوں اعضائے سجدہ (پیشانی دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے) پر کافور ملے حنوط کفن پہنانے سے پہلے کرنا چاہیئے کافور

ملنے کی کوئی مقدار معین نہیں ہے اس قدر ملنا کافی ہے کہ کافور کا ملنا صادق آجائے لیکن مستحب اور افضل یہ ہے کہ غسل کے لئے کافور علیحدہ کر کے باقی کافور ۲ تولہ ۶ ماشہ ۳/۱۰ رتی ہو۔

احوط یہ ہے کہ کافور کو ہاتھ سے ملیں اور حنوط کی ابتدا پیشانی سے کریں پھر باقی اعضا پر جس پر چاہیں پہلے لگائیں۔ جو کافور باقی بچ جائے اس کو سینہ پر ڈالدیں۔ یہ بھی مستحب ہے کہ جسم کے سب جوڑوں پر بھی ملیں اگر کافور اسی قدر دستیاب ہے کہ غسل و حنوط کے لئے کافی نہیں ہے تو پھر غسل کے لئے کافور استعمال کیا جائے گا اگر حنوط کے لئے صرف اسی قدر کافور ہے کہ پیشانی پر لگایا جاسکے تو صرف پیشانی پر لگایا جائے گا اور اعضا د چھوڑ دیئے جائیں گے اگر حنوط کے لئے کافور بالکل ممکن نہ ہو تو حنوط ساقط ہے

کفن

میت کا کفن دینا بھی مثل غسل کے واجب کفائی ہے کفن پہنانے میں بھی مثل غسل کے ولی کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔

شرائط کفن

(۱) اول مباح ہونا (۲) پاک ہو نجس نہ ہو (۳) غصبی نہ ہو (۴) خالص ریشم کا نہ ہو (۵) کھال کا نہ ہو اگرچہ حلال گوشت تزکیہ شدہ

جانور کی کھال ہی کیوں نہ ہو بنا بر احوط بالوں کا بھی بنا ہوا نہ ہو۔

کفن کے تین پارچے

(۱) لنگ یعنی لنگی جو اتنی بڑی ہو کہ میت کے ناف سے گھٹنے تک ڈھانک لے احوط یہ ہے کہ سینے سے پاؤں تک ڈھانک لے۔

(۲) پیراہن یعنی کفنی۔ چاہیئے کہ کفنی اتنی لمبی ہو کہ شانے سے نصف پنڈلیوں تک پہونچ جائے اور احوط یہ ہے کہ پیروں تک پہونچ جائے

(۳) چادر جس کو سرتا سری یا لپیٹ کی چادر کہتے ہیں چادر کی چوڑائی اتنی ہو کہ جسم پر آسکے اور لمبائی اتنی ہو کہ سر کے اوپر اور پیروں کے نیچے تک پہونچا کر باندھی جا سکے۔ پہلے لنگ باندھے پھر پیراہن اس کے بعد چادر باندھی جائے۔

مستحبات کفن

مستحب ہے کہ مرد کے لئے ایک ران پیچ جو عرض میں ایک بالشت سے دو بالشت تک کا ہو اور طول میں ساڑھے تین ہاتھ ہو۔

(۲) عمامہ عرض میں تقریباً ۹ انچ اور طول میں تین گز ہو تاکہ اس کے دونوں سرے کم سے کم ایک مرتبہ سر پر لپیٹنے کے بعد سینے پر لٹکائے جا سکیں۔

عورت کی میت کے لئے کفن مستحب۔

ایک ران پیچ دوسرے اوڑھنی تیسرے سینہ بند اور وہ اتنا چوڑا ہو کہ سینے کو پورے طور سے ڈھانک لے اور لمبائی اتنی ہو کہ پشت پر گرہ لگ سکے ایک اور چادر دینا مستحب ہے۔

مرد کے لئے کل پارچہ واجب و مستحب ملا کر ۵ عدد

عورت کے لئے کل پارچہ واجب و مستحب ملا کر ۷ عدد

عورت کو ایک تین کونے کا رومال بھی سر میں باندھا جاتا ہے جس کو عصابہ کہتے ہیں۔

اگر برد یمانی ممکن ہے تو سب سے اوپر یہ چادر دی جائے۔

(برد یمانی ایک خاص قسم کی چادر ہوتی ہے جو یمن میں بنتی ہے آنحضرت کو برد یمانی کفن دی گئی تھی)

کفن پہنانے کا طریقہ

اگر برد یمانی ہے تو اس کو پہلے خشک اور پاک جگہ پر بچھائیں اور اس پر دوسری چادر بچھائیں اگر برد یمانی نہیں ہے تو وہی کفن کی چادر بچھائی جائے پھر کفنی جس کا گریبان اتنا پھاڑا جائے کہ میت کا سر آسانی سے چلا جائے نصف چادر پر اس پر اس طرح سمیٹ کر رکھیں کہ کچھ حصہ پشت پر اور سر میں ڈال کر اوپر ڈالا جا سکے (جیسا کہ کرتہ پہنایا جاتا ہے) پھر لنگ کر کے اوپر کی جگہ سے پھیلا دیں پھر ایک بار ران

تیج کا پھاڑ کر کمر کے برابر جگہ پر رکھے پھر میت کو کفن پر لٹائیں اور وہ پھٹا سرا ران تیج کا کمر میں باندھ دیں اس طرح کہ گرہ ناف پر آئے بہت سی روئی آگے پیچھے (عورتیں کافور رکھ کر لنگوٹ کی طرح سے کس دیں تاکہ روئی ہٹنے نہ پائے پھر اس کے سرے کو دونوں پیر لا کر لپیٹ دیں۔ ران پیچ لپیٹنے سے پہلے حنوط کریں اور حنوط کرتے وقت نیت کریں کہ حنوط کرتا ہوں اس میت کو واجب قربتاً الی اللہ۔ پیشانی دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں اور دونوں پیر کے انگوٹھے پر کافور مل دیا جائے بہتر ہے کہ ناک کے سرے پر بھی کافور لگا دیں حنوط کر لینے کے بعد ران تیج پیروں پر لپیٹ دیں پھر لنگ باندھ دیں اور گرہ ناف پر لگائیں۔ اگر عورت کی میت ہے لنگ کا پارچہ اس طرح باندھیں کہ نیت پر گرہ لگے اس کے بعد کفنی پہنائیں اور مرد کے سر پر عمامہ سر اس طرح سے باندھیں کہ پیچ سر میں لپٹنے کے بعد داہنی جانب کا ایک سرا ٹھڈی کے نیچے سے نکال کر بائیں حصہ پر سینہ پر ڈالدیں اور بایاں سرا ٹھڈی کے نیچے سے نکال کر سینہ پر داہنی جانب ڈالدیں۔ شہادت نامہ سینہ پر رکھدیں ایک جریدہ جو کہ دو شاخی بیر کی لکڑی ہو یا خرمہ کی لکڑی ہو داہنی جانب پہلو میں بدن سے ملا کر بغل کے پاس گردن کی ہنسلی سے ملا کر رکھیں اور دوسرا سرا بائیں جانب جو کفنی کے اوپر ہو رکھنا چاہئے۔ جریدتین کا رکھنا سنت ہے۔

جریدتین

۔ تازہ درخت بیری یا بید سادہ یا انار کی یا خرمہ کی ہو جو کہ تقریباً ایک ہاتھ کی ہو دونوں لکڑیوں پر خاک تربت سے شہادتین لکھیں اس کا نام اور

اس کے باپ کا نام اور یہ کہ وہ گواہی دیتا ہے وحدانیت و رسالت و امامت آئمہ اثنا عشر کی اور آئمہ اثنا عشر کے نام یہ سب کپڑے پر لکھ کر لکڑیوں پر روئی لپیٹ کر لپیٹ دینا چاہئے حدیث میں ہے کہ جب تک یہ لکڑیاں تر رہتی ہیں میت پر عذاب نہیں ہوتا۔

پھر نیت کرے کہ کفن دیتا ہوں اس میت کو واجب قربتاً الی اللہ۔ اس کے بعد بائیں جانب چادر کا سرا میت پر ڈالیں پھر ایک چیٹ سے میت کے سر کی جانب چادر سمیٹ کر اور پیر کی جانب باندھ دیں اور ایک چیٹ کمر پر باندھ دیں تاکہ کفن کھل نہ جائے عورت کے کفن میں ایک سینہ بند ہوتا ہے اس کو سینہ پر اس طرح باندھیں کہ پشت پر گرہ لگے اس کے بعد کفنی پہنائی جائے سر پر قصابہ باندھیں اس کے اوپر اوڑھنی اڑھا دی جائے بقیہ سب اسی طرح کیا جائے گا جیسے کہ اوپر بیان ہوا۔

شہادت نامہ

ایک کپڑے کے ٹکڑے پر چالیس مومنین کے نام ان سے پوچھ کر مع ولدیت کے گواہ کے طور پر لکھے جائیں ایک دعا لکھی جائے جس میں اس کے عقائد کا اظہار ہو تاکہ گواہی دینے والا گواہ ہو کہ مرنے والا فلاں بن یا بنت فلاں یہ عقائد رکھتا تھا۔

عمدہ کفن

(۱) عمدہ اور قیمتی کفن دینا حتی الامکان۔ حدیث میں ہے کہ قیامت میں

مردے اپنے کفن پر باہم فخر و مباہات کریں گے۔

(۲) یقینی مال حلال سے کفن دینا (زوجہ کا کفن شوہر کو دینا چاہیے)

(۳) احرام کے کپڑے یا اس کپڑے کا کفن دینا جس میں نماز پڑھی ہو۔

(۴) مرنے سے پہلے اپنی زندگی میں کفن تیار رکھنا حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنا کفن تیار رکھے اس کا شمار غافل لوگوں میں نہ ہوگا (۵) سفید کپڑے کا کفن ہونا (۶) کفن کو اسی ڈورے سے سینا (۷) کفن میں خاک شفا رکھنا (۸) کچھ کافور کفن میں ڈالنا (۹) میت کے مقام پیشاب و پاخانہ کفن کے اندر کافی مقدار میں روئی رکھنا (۱۰) کفن کے تمام پارچہ خواہ واجب ہوں یا مستحب ان کے حاشیہ پر میت کا اور اس کے باپ کا نام توحید و رسالت و امامت کی شہادت کا خاک شفا سے لکھنا۔ مندرجہ ذیل طریقہ سے لکھنا۔

فلاں بن فلاں / فلانہ بنت فلانہ یشہد / تشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وانّ محمداً عبدہ و رسولہ وانّ علیاً والحسن والحسین وعلیاً ومحمداً وجعفراً وموسیٰ وعلیاً ومحمداً وعلیاً والحسن والحجۃ القائم اولیاء اللہ واوصیاء رسول اللہ وائمتی وانّ البعث والثواب والعقاب حقٌ۔

مکروہات کفن

(۱) کفن کو لوہے کی چیز مثلاً قینچی یا چاقو وغیرہ سے کاٹنا۔

maablib.org

(۲) کفن میں آستین یا تکمہ لگانا البتہ اگر میت کو اس کے لباس میں دفن کیا تو آستین باقی رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(۳) کفن کے پارچوں کا سینا بلکہ مستحب ہے کہ ایسے طول و عرض کا کپڑا لیا جائے جس میں جوڑ لگانے کی حاجت نہ ہو۔

(۴) کفن سینے کے لئے ڈورے کو لعاب دہن سے تر کرنا۔

(۵) کفن میں خوشبو لگانا (۶) ریشم ملے ہوئے کپڑے کا کفن دینا (۷) بغیر تحت الحنک لگائے ہوئے عمامہ سر پر باندھنا۔

آخری دیدار

یہ ایک عام رواج ہے کہ مرنے والے کے عزیز و اقارب دفن سے قبل اس کا آخری دیدار کرتے ہیں لیکن یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ نامحرم لوگ خواہ کتنے ہی قریب کے عزیز ہوں وہ دیدار نہیں کرسکتے اس لئے جب آخری دیدار کرانے کے لئے مردے کا چہرہ کھولا جائے تو لوگوں سے کہدیا جائے کہ نامحرم وہاں سے ہٹ جائیں اور صرف محرم لوگ دیدار کریں نامحرموں کے لئے دیدار کرنا حرام ہے۔

مشایعت جنازہ

جنازہ کے ساتھ چلنا اور کاندھا دینا ثواب عظیم رکھتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو مومن جنازہ کے ساتھ جائے

اور اس کو دفن کرے تو بحکم حق تعالیٰ قیامت میں ستر ملک اس کے پاس آئینگے اور اس کی برأت کے لئے استغفار کرینگے قبر سے لے کر تا موقف حساب تک اور فرمایا جو شخص ایک طرف جنازہ کو اٹھائے تو پچیس۲۵ گناہ کبیرہ اس کے بخشے جائیں گے اور اگر چاروں طرف اٹھائے تو تمام گناہوں سے باہر آئے گا۔

بعض روایات میں ہے کہ اگر کوئی مومن کسی مومن کی مشایعت جنازہ کرے تو خداوند عالم اس کے ہر قدم کے عوض میں ایک لاکھ حسنہ (نیکیاں) اس کے نامہ اعمال میں تحریر فرماتا ہے اور ایک لاکھ گناہ محو فرماتا ہے اور ایک لاکھ درجہ آخرت میں بلند فرماتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد

مومن کی موت پر چالیس مومنین کی دعا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے معتبر حدیث میں منقول ہے کہ اگر مومن کی موت پر چالیس مومنین جمع ہو کر مندرجہ ذیل دعا پڑھیں گے تو خداوند کریم اس دعا کے جواب میں مومنین سے ارشاد فرمائے گا کہ میں نے تمہاری گواہی (شہادت) کو قبول کیا اور اس کے ان تمام گناہوں کو معاف کر دیا جن کا مجھے علم ہے اور تم نہیں جانتے وہ دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا

جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے پڑھنے کی دعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص جنازے کیساتھ چلتے ہوئے مندرجہ دعا پڑھتا ہو اس کی آواز سنکر کوئی فرشتہ ایسا نہیں کہ جو رحمدلی سے نہ روئے

وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ زِدْنَا اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَۃِ وَقَھَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ۔

جنازہ کے ساتھ چلتے وقت مندرجہ ذیل دعا بھی پڑھی جائے

غَفَرَ اللّٰہُ لَکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَقُّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہِ فَاطِمَۃُ الزَّھْرَاءُ صَفْوَۃُ اللّٰہِ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سِبْطَا رَسُوْلِ اللّٰہِ وَالْاَئِمَّۃُ الطَّاھِرِیْنَ حُجَجُ اللّٰہِ ھٰذَا مَا وَعَدَ اللّٰہُ وَعَدَ رَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہٗ وَبَلَّغَ الْمُرْسَلُوْنَ

کاندھا دینے کا طریقہ

مستحب ہے کہ جنازہ کو چار آدمی چاروں گوشوں سے کاندھوں پر اُٹھائیں پھر کاندھا اس طرح دیں کہ میت کے داہنے شانے کی طرف (جو تابوت کا بایاں حصہ پڑتا ہے) اپنے داہنے کاندھے پر اُٹھائے پھر بائیں کاندھے پر میت کے بائیں شانے کی طرف اٹھائیں میت کے آگے سے نہ گذریں بلکہ پیچھے سے جائیں۔ مستحب ہے کہ جنازے کو اُٹھانے والے یہ کہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔ مستحب ہے کہ جب جنازہ پر نظر پڑے تو یہ کلمات پڑھے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ زِدْنَا اِیْمَاناً وَّتَسْلِیْماً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَقَھَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ۔

جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو چاہیئے کہ دنیاوی باتیں کرنے سے پرہیز کریں دعا، واستغفار و کلمہ شہادتین کے علاوہ کوئی کلام نہ کریں

احکام قبر و پیمائش قبر

سنت ہے کہ قبر قد آدم یا گردن تک گہری ہو لمبائی میت کے قد کے لحاظ سے رکھی جائے تاکہ میت آسانی سے لٹائی جا سکے قبر قبلہ رو ہونا ضروری ہے اور مستحب ہے کہ طرف قبلہ دیوار میں اتنی وسیع کھودی جائے کہ آدمی بیٹھ سکے۔ عورت کی میت قبر کے برابر رکھی جائے اور پہلو سے قبر میں اتاری جائے سر کی طرف سے نہ اتاری جائے۔

میت کو قبر میں اتارنے کا طریقہ

مرد کی میت قبر کے پائین رکھی جائے اور اسی طرف سے پہلے سر کو نیچا کر کے قبر میں اتاری جانا چاہیئے جو شخص قبر میں اترے وہ سر و پا برہنہ ہو مکروہ ہے کہ باپ اپنے بیٹے کی قبر میں اترے اگر عورت کی میت ہے تو شوہر قبر میں اتر سکتا

ہے یا اس کے محرم قبر میں اتریں (محرم سے وہ لوگ مراد ہیں جن سے عقد کرنا حرام ہے) نامحرم کا قبر میں اترنا درست نہیں ہے اگر کوئی محرم موجود نہ ہو تو کوئی صالحہ یعنی نیک عورت قبر میں اترے اور اگر کوئی صالحہ عورت موجود نہ ہو تو کوئی صالح مرد قبر میں اتر سکتا ہے تاکہ میت لے کر قبر میں لٹائے عورت کی میت قبر میں اتارتے وقت قبر کے قریب سے نامحرم ہٹ جائیں یا قبر کے چاروں طرف پردہ کر لیا جائے۔ مرد کی میت کے لئے کوئی شرط نہیں ہے البتہ قبر میں اُتارنے والا نیک و صالح ہو۔

میت کو قبر میں اتارنے کی دعا

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب مردہ قبر تک پہونچے تو اسے پیروں کی طرف سے قبر میں اتارنا چاہیئے اور جب اس کو قبر میں رکھا جائے تو اتارنے والا آیۃ الکرسی تلاوت کرے اس کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھے اور پڑھتا رہے اور مردے کے لیے استغفار کرے دعا یہ ہے

بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيْلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَاَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي اِحْسَانِهِ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَتَجَاوَزْ عَنْهُ۔

(۲) جب امام زین العابدین علیہ السلام میت کو قبر میں اُتارتے تھے تو یہ

دعا پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ وَسَاعِدْ عَمَلَہٗ وَلَقِّہٖ مِنْکَ رِضْوَانًا۔

قبر میں میت لٹانے کا طریقہ

میت کو بالکل داہنی کروٹ قبر کی اس دیوار کے متصل جو قبلہ کی طرف ہوتی ہے اور جو میت کے داہنی جانب ہوتی ہے لٹانا چاہیئے تاکہ اس کا سارا جسم قبلہ کی طرف رہے قبر میں لٹانے کے بعد کفن کے سب بند کھول دینا چاہیئے اور میت کے سر کے نیچے ایک مٹی کا ڈھیلا اس طرح رکھیں کہ رخسار مٹی کے ڈھیلے پر رہے قبر کے اندر میت کو لٹانے والا قبلہ رو کھڑا ہو یا بیٹھ جائے یہ ضروری نہیں ہے کہ میت کو اپنے دونوں پیروں کے درمیان رکھتے ہوئے کھڑا ہو۔

احکامِ دفن و تلقین

جب تلقین پڑھی جائے اور میت کا نام لیا جائے تو میت کے شانے کو آہستہ سے ہلائیں (جس طرح کسی سوتے ہوئے شخص کو شانے ہلا کر جگایا جاتا ہے) تلقین تمام ہونے کے بعد قبر پر تختے وغیرہ رکھے جائیں اس کے بعد مٹی ڈالی جائے وہ قرابتدار جن میں خون شریک ہے ان کو مٹی ڈالنا مکروہ ہے قبر میں مٹی پشت دست سے تین مرتبہ ڈالیں قبر کو زیادہ بلند نہ کیا جائے سنت ہے کہ

قبر بقدر چار انگل یا ایک بالشت بلند کریں اوپر کا حصہ برابر کا ہو اس کے بعد قبر پر پانی ڈالا جائے پانی ڈالنے والا قبلہ کی طرف منھ کرکے کھڑا ہو اور سر کی طرف سے پانی ڈالنے کی ابتدا کرے اور قبر کے پائنتی تک مسلسل پانی ڈالتا جائے سلسلہ ٹوٹنے نہیں اس کے بعد لوگ بیٹھ کر اور قبر پر اس طرح ہاتھ رکھ کر کہ انگلیاں قبر میں گڑ جائیں فاتحہ پڑھیں فاتحہ میں ایک مرتبہ سورہ الحمد اور تین مرتبہ سورہ قل ھو اللہ احد بسم اللہ کے ساتھ پڑھے اور محمد وآل محمد پر صلوات بھیجے اور ان سوروں کی تلاوت کرنے کا ثواب مرنے والے کی روح کو نام لے کر بخشدیں۔

دوسری مرتبہ تلقین اس وقت پڑھی جائے جبکہ تمام لوگ قبر سے دور چلے جائیں قبر کے پاس صرف تلقین پڑھنے والا ہی رہے۔

قبر کو پختہ بنوانا مکروہ ہے اگر بعد کو قبر دھنس جائے تو مٹی ڈال کر بند کردی جائے پھر سے قبر کھود کر بنانا جائز نہیں ہے۔

قبر پہ بیٹھنا یا قبر پر چلنا مکروہ ہے قبر پر جب جائے تو اس طرح سلام کرے السلام علیکم یا اھل القبور ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور سورہ فاتحہ پڑھ کر جملہ مومنین ومومنات اہل قبور کی روح کو بخشدے۔

احترام قبرستان

قبرستان میں جب جائے تو عبرت حاصل کرے اور یہ غور کرے کہ اس کو بھی ایک نہ ایک دن ضروری اسی طرح یہاں لایا جائے گا اور دفن کیا جائے گا چہرہ پر آثار حزن و ملال رہنا چاہیئے اور زبان پر استغفار جاری رکھنا چاہیئے مسکراہٹ ہرگز نہ پیدا ہو حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں قبرستان میں جاکر کیونکر اس کے چہرہ پر مسکراہٹ آسکتی ہے جس کو نہیں معلوم کہ موت کس وقت آپہونچے گی اور کہاں موت واقع ہوگی کہاں دفن ہوگا مومن کو ہر وقت موت کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

تنبیہ

افسوس کے ساتھ متوجہ کرنا پڑتا ہے کہ اکثر لوگ جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے بھی ہنسی مذاق کی باتیں کرتے ہیں اور قبرستان پہونچ کر اسی قسم کی باتیں کرتے ہیں گویا کہ ان کو خوف خدا نہیں ہے اور ان کا بھی حشر ہونے والا نہیں ہے اس کے علاوہ کسی کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر مرنے والے کے ورثاء و اعزاء کو دل میں اس سے اذیت پہونچے گی اور نفرت پیدا ہوگی چاہے وہ اس کا اظہار نہ کرے لہذا اپنی صورت بھی غمگین اور سوگوار بنانا چاہیئے مرنے والے کے ورثاء اور اعزاء سے کلمات تعزیت ادا کرے اور ان کو صبر کرنے کی تلقین کرے اہلبیت

طاہرین کے مصائب یاد دلائے چہ جائیکہ وہاں پہونچکر لطیفہ گوئی کرے اور چہرہ پر آثار مسکراہٹ پیدا کرے۔

قبرستان میں داخل ہونیکی دعا

حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص مندرجہ ذیل دعا قبرستان میں داخل ہو کے پڑھے گا تو اللہ تعالےٰ اس کے اعمالنامہ میں اس تمام مخلوق کے عدد کی برابر نیکیاں لکھے گا جو آدم علیہ السلام کے وقت سے قیامت تک ہو گی دعا یہ ہے۔

(۱) اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الْاَرْوَاحِ الْفَانِيَةِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِيْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ بِكَ مُؤْمِنَةٌ اَدْخِلْ عَلَيْهِمْ رَوْحًا مِنْكَ وَسَلَامًا مِنِّيْ۔

(۲) بسند معتبر منقول ہے کہ عبد اللہ بن سنان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اہل قبور کو کس طرح سلام کیا جائے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یوں سلام کر۔

اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ

نَحْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ۔

(۳) امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہو کر مندرجہ ذیل دعا پڑھتا ہے خداوند کریم اس کو پچاس سال کی عبادت کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اس کے اور اس کے والدین کے پچاس سال تک کیے ہوئے گناہوں کو محو کر دیتا ہے دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ اَھْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَآ اَھْلَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَیْفَ وَجَدْتُمْ قَوْلَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اغْفِرْ لِمَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَۃِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ۔

maablib.org

کچھ مرنیوالے کے ورثاء کی توجہ کے لئے

اب ورثاء پر واجب ہے کہ مرنے والے کے ذمہ جو واجبات باقی رہ گئے ہیں اور اس کو اپنی زندگی میں ادا نہیں کر سکا ہے اس کو اولاً خود ادا کرے یا کسی دوسرے کو اجرت دیکر ادا کرائے مثلاً نماز۔ روزہ۔ حج وغیرہ مرنیوالے نے جو کچھ چھوڑا ہے اس میں اس کے واجبات مقدم ہیں عموماً ان امور کی طرف قطعاً توجہ نہیں دیجاتی ہے اور اس پر مطلق غور نہیں کیا جاتا ہے کہ مرنے والے نے جو واجبات ادا نہیں کی ہیں اور قضا کیا ہے اس کے عوض میں اس پر عذاب ہوگا اور باز پرس شدید ہوگی بر خلاف اس کے لوگ نہایت تزک واحتشام سے سیوم و چالیسویں و دیگر فاتحہ جات کی رسم ادا کرنے کے لئے کثیر رقم خرچ کرتے ہیں اگر اس کے پاس روپیہ موجود ہے تو فبہا ورنہ قرض حاصل کر کے اس رسم کو ادا کیا جاتا ہے بہترین قسم کے مرغن کھانے پکوا کر چند اعزاء اور احباب اور گھر والوں کو کھلا دیا جاتا ہے جبکہ مومنین کی کثیر تعداد نان شبینہ کو ترس رہی ہے بڑے بڑے لوگوں کو جمع کیا جاتا ہے اور ان کو اپنی شان دکھلائی جاتی ہے کہ اس نے کس ٹھاٹ سے تقریب سیوم و چالیسواں انجام دیا ہے بھلا پوچھیئے کہ اس مرنے والے کو اس مرغن کھانے سے اور اس ٹھاٹ کے دکھانے سے کیا فائدہ پہونچا اور اس کے عوض اس پر سے کس قدر عذاب گھٹ گیا ان مراسم کو لوگوں نے خود سے واجب قرار دے لیا ہے شریعت میں

کہیں اس طرح کا حکم موجود نہیں ہے بلکہ یہ حکم موجود ہے کہ اولاد پر فرض ہے
کہ وہ اپنے والدین کے قضاء کو ادا کرے اور ان کے لئے خیر و خیرات کرے
اور اگر ہو سکے تو ان کو ایصال ثواب کے لئے کوئی خیر جاریہ قائم کرے جس سے
ان کی روح کو ثواب پہونچے اور تخفیف عذاب ہو مجالس غم سید الشہداء برپا کرنا
عین ضروری ہے اس لئے کہ ہم اپنی خوشی کے موقع پر اور غم کے موقع پر ذکر
سید الشہداء ضرور کرتے رہتے ہیں لیکن مجلس برپا کرنے کے لئے شان دکھلانا کہ ہم
سب سے بڑے ذاکر کو سیوم کی مجلس میں چالیسویں کی مجلس میں دیہ کی مجلس
میں پڑھائیں گے اور بڑی سے بڑی رقم ذاکر کی خدمت میں پیش
کرینگے۔ یہ مرنے والے کی روح کو ایصال ثواب پہونچانے کا خوب طریقہ
نکالا گیا ہے بھلا مرنے والے کو قیمتی ذاکر سے ذاکری کرانے سے ثواب کیا پہونچا؟
صرف اپنی شان کی نمائش ہوگی ہاں مجالس میں تلاوت قرآن ضرور کرائی جاتی ہے
اور اس کا ثواب مرنے والے کی روح کو ایصال کیا جاتا ہے لیکن پڑھنے والے بہت
تھوڑے ہوتے ہیں اس رقم سے اگر غریب مومنین و مومنات یتیم و مسکین کی مدد کی جائے
تو خدا و رسول بھی خوش ہونگے اور مرنے والے کی روح کو ثواب بھی پہونچے گا اسی طرح
بہتر سے بہتر حصہ تقسیم کرنا صرف اظہار شان کے سوا کچھ نہیں ہے مرنے والے کے ذمہ اگر
کچھ قضا نہیں ہے پھر بھی اس کے نام سے کار خیر ضرور انجام دینا چاہیئے اور خدا سے
برابر اس کی مغفرت اور اس کے درجات بلند کرنے کی دعا کرتے رہنا چاہیئے اس کو
خود بھی ثواب حاصل ہوگا اور مرنے والے کی روح کو ثواب پہونچے گا سید الشہداء کا غم
کبھی فراموش نہ کرنا چاہیئے انا للہ و انا الیہ راجعون اللھم تقبل منا انک انت السمیع

العلیم -

نماز میت اور تلقین آخر میں درج کی گئی ہے۔

نماز ھدیہ میّت (یا نماز وحشتؓ)

دو رکعت نماز اس روز پڑھی جاتی ہے جس روز میت دفن کیجائے اور یہ نماز مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان میں پڑھی جاتی ہے۔ مثل نماز صبح کے یہ نماز پڑھی جائے گی۔

نیت نماز دو رکعت نماز ہدیہ میت برائے فلاں بن فلاں پڑھتا ہوں قربتاً الی اللہ۔

پہلی رکعت میں بعد سورہ الحمد بسم اللہ پڑھ کر آیت الکرسی پڑھے پھر رکوع و سجود بجالائے دوسری رکعت میں بعد سورہ الحمد دس مرتبہ انا انزلنا پڑھے اور قنوت و رکوع و سجود وغیرہ کر کے نماز تمام کرے جب نماز تمام ہوجائے تو کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ ابْعَثْ ثَوَابَھَا اِلٰی قَبْرِ فلاں بن فلاں (اس شخص کا نام لے)

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ مُردوں پر رحم کرو صدقہ دے کر اگر میسر نہ ہو نماز پڑھو اور ثواب اس کا بخش دو اللہ تعالےٰ اسی وقت ہزار فرشتے اس کی قبر کی طرف بھیجتا ہے جامہ ہائے وحلہائے بہشت بھیجتا ہے قبر اس کی وسیع کرتا ہے۔

جب کوئی شخص نماز ھدیہ میت پڑھتا ہے تو پروردگار عالم اس کے لئے وسعت فرماتا ہے امامؑ سے دریافت کیا گیا بتلایا کہ دو مومن کے لئے ایک ہی نماز پڑھ سکتے ہیں یعنی نماز ہدیہ میت اگر دو میتوں کے لئے ایک ساتھ پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔

نماز ھدیہ برائے والدین

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ بہت سے فرزند ایسے ہیں کہ حالت حیات والدین میں نیکو کار ہوتے ہیں لیکن بعد وفات والدین عاق لکھے جاتے ہیں کیونکہ وہ والدین کے لئے خیر نہیں کرتے ہیں۔ اور بہت سے فرزند ایسے ہوتے ہیں کہ والدین کی زندگی میں عاق ہوتے ہیں لیکن والدین کے مرنے کے بعد نیکو کار لکھے جاتے ہیں کیونکہ وہ اپنے والدین کے لئے اعمال خیر بجالاتے ہیں اس لئے چاہیئے کہ والدین کے ذمہ جو قضا نماز و روزہ حج وغیرہ قرضہ و حقوق العباد باقی رہ گیا ہو اُس کو ادا کرے

maablib.org

برزخ اور مرنیوالے کے اعزہ واحباب

یہ خیال رہے کہ برزخ میں راحت وسکون حاصل کرنے کے لئے اب مرنے والا کوئی کار خیر نہیں کر سکتا اور اب اس کے راحت وسکون کا انحصار اس کے ورثاء کی نیکیوں پر ہے اور مرنے والا اب عالم بے چارگی میں ان کی نیکیوں کے ثواب کا منتظر ہے مرنے والے سے ورثاء کو اگر سچی محبت ہے تو وہ کارہائے خیر کریں اور اس کا ثواب مرنے والے کو پہونچائیں اور والدین کو ایصال ثواب کے لئے ہر روز یا ہر شب جمعہ نماز مغرب وعشاء کے درمیان بہتر ہے دو رکعت نماز پڑھنا ترک نہ کرے وہ نماز اس طرح پڑھے۔

پہلی رکعت میں بعد سورہ الحمد بیس ۲۰ مرتبہ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا دوسری رکعت میں اسی طرح پڑھے اور قنوت میں رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ پھر سلام پھیرنے کے بعد دس مرتبہ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا کہے۔

والدین کو چاہیئے کہ اپنی مردہ اولاد کے لئے بھی اعمال خیر بجالائے۔

والدین کی ایصال ثواب کے لئے دو رکعت نماز پڑھنے کا دوسرا طریقہ پہلی رکعت میں بعد سورہ الحمد انا انزلنا دوسری رکعت میں بعد سورہ الحمد انا اعطینا قنوت میں وہی پڑھے جو اوپر لکھا گیا۔

maablib.org

نماز میت یا نماز جنازہ

ہر مسلمان پر واجب کفائی ہے کہ مسلمان کی میت پر نماز پڑھے۔ نماز میت حاضرہ پر پڑھی جاتی ہے غائبانہ نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے میت کے جس قدر بھی دعائیں اور عمل خیر کئے جائیں اس سے مرنے والے کی روح کو ثواب پہونچانا مقصود ہے اور تخفیف عذاب کا سبب بنتا ہے ای لئے میت کے متعلق جملہ امور جس قدر واجب ہیں اسی کے ساتھ سنتیں و مستحبات بھی ضرور ادا کئے جاتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ ثواب ایصال کیا جاسکے اسی طرح سے نماز میت بھی ایک بالکل مختصر ہے اور دوسری طولانی ہے۔ زیادہ تر طولانی نماز پڑھی جاتی ہے اور مختصر نماز بہت کم پڑھتے ہیں۔

نماز میت میں پانچ تکبیر واجب ہیں نماز میں جس قدر لوگ شریک ہوں ان کو چاہیئے کہ خود بھی وہ ذکر کرتا جائے جو نماز پڑھانے والا پڑھے نماز میت میں خاموش کھڑے رہنا درست نہیں ہے۔
میت اگر چھ سال کے بچہ کی ہے جب بھی نماز پڑھی جائے گی چھ سال سے کم بچہ کی نماز میت واجب نہیں ہے البتہ مستحب ہے اگر مردہ پیدا نہ ہوا ہو۔

اس نماز میں طہارت شرط نہیں ہے یعنی وضو یا غسل جنابت وغیرہ بغیر وضو کے نماز پڑھ سکتا ہے اولیٰ ہے کہ وضو کر لے سنت ہے کہ نماز پڑھانے والا باوضو ہو اور اگر غسل کی حاجت ہو تو غسل کر لے۔ نماز اگر زبانی یاد نہ ہو تو کتاب لے کر پڑھ سکتا ہے۔

میت کو قبلہ رو رکھنا چاہیئے قبلہ میت کے داہنے جانب ہونا چاہیئے یہ نماز فرادیٰ پڑھنا بھی کافی ہے لیکن با جماعت پڑھنا مستحب ہے۔ نماز میت میں ولی کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے نماز پڑھانے والے کو اگر میت عورت کی ہے تو سینہ کے مقابل اور اگر مرد کی میت ہے تو کمر کے مقابل کھڑے ہونا چاہیئے نماز پڑھنے کے لئے پیروں سے جوتے اتار دے۔ یا جوتے پر ہی کھڑا ہو جائے

نیت نماز جنازہ: نماز پڑھتا ہوں میں اس میت حاضرہ کی واجب قربۃً الی اللہ اس کے بعد فوراً اللہ اکبر کہے۔

مختصر نماز میت

نیت اور تکبیر کے بعد کہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ - اَللّٰهُ اَكْبَرُ -

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا (لِهٰذِهٖ) الْمَيِّتِ - اَللّٰهُ اَكْبَرُ -

نماز تمام ہوئی -

(۱) اگر عورت کی میت ہو تو لِهٰذِهِ الْمَيِّتِ کہے -

تلقین

ایک مرتبہ مردے کو قبر میں لٹانے کے بعد اور دوسری مرتبہ دفن کے فوراً بعد قبر ہی پر ایک مذہبی رسم ہے جس کے ذریعے مردے کو الوداع کہنے کے ساتھ ساتھ تعلیم و ہدایت بھی دی جاتی ہے اسی کا اصطلاحی نام "تلقین" ہے اللہ قبر میں مردے کو زندہ کرتا ہے اور دو فرشتے منکر و نکیر مردے سے جو سوالات کرتے ہیں انھیں کا جواب اس تلقین کے ذریعے بتایا جاتا ہے -

جو لوگ کسی مذہب کے پیرو ہیں اور دنیا و آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے یہ بات سمجھ لینا کچھ مشکل نہیں کہ انسان کا تعلق صرف ایک مادی جسم ہی سے نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ کچھ اور بھی ہے مادی جسم تو جلتا ہے اور فنا ہو جاتا ہے مگر روح باقی رہتی ہے جس کو نہ آنکھ سے دیکھا جا سکتا ہے نہ ہاتھ سے چھوا جا سکتا ہے اور نہ کسی حاسہ سے محسوس کیا جا سکتا ہے جس طرح انسان کا ایک جسم ہوتا ہے اور ایک عقل و ضمیر مگر جسم نظر آتا ہے لیکن عقل و ضمیر نظر نہیں آتے اس کی مثال یوں

دی جا سکتی ہے کہ ایک انسان جو نجاری کرتا ہے اس کے ہنر کا انحصار اوزاروں پر ہے لیکن روحانیت کا اظہار کسی اوزار یا ہاتھ پیر پر منحصر نہیں روحانیت بغیر کسی مدد کے کام کرتی ہے جیسے ہماری قوت متخیلہ یعنی ہم کچھ سوچتے ہیں تو کسی ہاتھ پاؤں یا مادی ذریعہ سے نہیں سوچتے روحانیت نہ کسی وقت کی پابند ہے نہ جگہ کی۔ روحانیت ماضی کے واقعات کو مستقبل میں بھی حال ہی طرح دیکھ سکتی اور محسوس کر سکتی ہے حال کی طرح دیکھ سکتی ہے اور حال ہی طرح سن سکتی ہے جس طرح وقت گزرنے کے بعد بھی ہمارے ذہن میں تصورات باقی رہ جاتے ہیں اسی طرح روح بھی جسم کے بعد باقی رہ جاتی ہے۔

یہ قوت متخیلہ اور قوت فہم ہمارے کردار میں معاون ہوتی ہے یہی انسان کو حس وحرکت پر آمادہ کرتی ہے کہ وہ چلے پھرے بولے سنے اور دیکھے بغیر کسی جسم وجسمانیت کے روح کے کام کی مثال خواب سے دی جا سکتی ہے کہ انسان خود تو پڑا سوتا رہتا ہے مگر روح برابر کام کرتی رہتی ہے اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ نیند ایک عارضی موت ہے اور موت ایک مستقل نیند۔ جس طرح انسان سوتا رہتا ہے اور روح بیدار رہتی ہے اسی طرح انسان خود تو مر جاتا ہے مگر اس کی روح زندہ رہتی ہے اور بدستور مصروف عمل رہتی ہے۔ سنتی ہے دیکھتی ہے اور بات کرتی ہے اور جو کچھ ہم مردے کو قبر میں لٹانے کے بعد دفن سے پہلے اور دفن کے فوراً بعد تلقین کے ذریعہ تعلیم و ہدایت دیتے ہیں اس سے

ہمارا مقصد یہی ہوتا ہے کہ مردے کی روح کو تعلیم و ہدایت دی جارہی ہے یہی روح وہ شے ہے جو خوشی و غم راحت و تکلیف کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہے یہی وہ شے ہے جسے انسان کے کردار کی سزا ملتی ہے انسان کے جسم میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے لیکن روح میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی انسان کی روح اور جسم میں علیحدگی کا نام موت ہے اور جب روح جسم سے جدا ہو جاتی ہے تو جسم فنا ہو جاتا ہے۔

اسلامی شریعت کے مطابق مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ میت کی تجہیز و تکفین اور تدفین کے آخری مراحل تک ساتھ رہیں جو اسلامی اخوت کی بہترین مثال ہے کیونکہ یہ طریقہ میت کے پسماندگان کو میت کا پرسہ بھی ہے اور ان کے غم میں شرکت کا اظہار بھی اور مرنے والے کا اعزاز بھی اور یہ طریقہ صرف اسلام ہی کا نہیں ہے بلکہ ہر اہل مذہب والا مذہب اس کو ایک اخلاقی طریقہ سمجھتا ہے (اس رسم کا نام مشایعت ہے) مشایعت کرنے والوں کو ایک سبق اور نصیحت بھی ملتی ہے اور وہ یہ کہ ہر انسان کی زندگی ختم ہونے والی ہے یعنی ایک دن ہر ایک کو مرنا لازمی ہے جس کے بعد (رہنے کے لئے محلوں کی جگہ مٹی کا ایک ڈھیر (گوشہ قبر) عمدہ اور قیمتی لباس کی جگہ پہننے کے لئے چند گز معمولی کپڑے کا بغیر سلا لباس (کفن) اور اعزہ واقارب کے بجائے (تنگ و تاریک گوشہ تنہائی میں) کیڑے مکوڑے ساتھی ہونگے۔

تلقین اپنے اندر دو پہلو لئے ہوئے ہے ایک تو یہ کہ انسان
کو موت کی یاد دلاتی ہے اور دوسرے ہمارے کردار و اعمال کا اظہار
کرتی ہے تلقین میں ہم مردے کو الوداع کہتے ہوئے اس سے مخاطب
ہوتے ہیں کہ "تم" جو ہمیشہ کے لئے رخصت ہو رہے ہو تم سے اب ہماری
یہ آخری گفتگو ہے اس منزل سے اب تمہارے پاس دو محاسب ہیں
تم نے جو کچھ دنیا میں رہ کر کیا ان تمام اعمال و کردار کا حساب لینے والے
ہیں۔ رقیب و عتید (منکر نکیر) تمہاری نیکی اور بدی کو دیکھیں گے اور
تمہارے اعتقاد کے متعلق سوال کریں گے۔

مختلف مذاہب کے دفن کے مختلف طریقے ہیں جن میں سے
چند مذاہب کے مخصوص طریقے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

میت کا جلانا

(۱) ہندو مذہب میں میت کی مخصوص رسوم کے بعد مردے کو جلا کر
خاک کر دیا جاتا ہے۔

ایکسپوزر (طریقہ ظہور) اس کے ذریعہ مردے کو ایک
کھلے ہوئے میدان میں یا کسی بلندی پر جو
بالخصوص اسی کام کے لئے بنائی جاتی ہے لے جا کر گدھوں اور چیلوں
کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ مردے کا گوشت کھالیں اور اس کے کچھ
دن بعد مردے کی ہڈیوں کو دفن کر دیا جاتا ہے یہ طریقہ پارسی آتش

maablib.org

پرستوں میں رائج ہے۔

(۳) **ممی** (محفوظ کرنا یا مردے کے جسم کو کیمیائی طریقہ سے باقی رکھنا) یہ قدیم مصریوں کی تہذیب ہے وہ لوگ اپنے بادشاہوں کے لئے ایک خاص قسم کا مخروطی مینار بناتے تھے جس کو اہرام کہتے ہیں یہ ایک قبرستان ہوتا تھا جس میں وہ مردے کے جسم پر دوائیں اور مصالحہ لگا کر اس مردے کو گلنے سڑنے سے محفوظ کر دیا کرتے تھے موجودہ زمانے میں اپنے پیشواؤں کی یادگار کے طور پر اب بھی کچھ قوموں میں یہ طریقہ جاری ہے لینن، اسٹالن اور مصطفیٰ کمال پاشا آج بھی اسی طریقہ سے محفوظ ہیں۔

(۴) **دفن** (مردے کو زمین میں چھپانا) یہ طریقہ یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں میں رائج ہے یہود و نصاریٰ تو اس طریقہ کو قابل ترجیح نہیں سمجھتے مگر مسلمان اس پر سختی سے پابند ہیں۔

اس رسم کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے کہ مردے کو نہلا دھلا کر پاک کیا جاتا ہے اس کے بعد مردے کے بدن کو سفید کپڑے کے بغیر سلے ہوئے دو پارچوں میں ملبوس کیا جاتا ہے یہ رسم بغیر کسی امتیاز کے دنیا کے ہر فرقے کے مسلمانوں کے یہاں رائج ہے اور قبر کا بھی ایک ہی طریقہ ہے مردے کو قبر میں رکھ کر اسلام تعلیم دیتا اور یہ بتاتا ہے ہر انسان اپنا رخ خاک کی طرف رکھے یہی اس کی آخری تقدیر اور یہی چارہ کار ہے کہ ایک دن اسے خاک میں مل جانا ہے اس طرح اسلام مرنے کے بعد بھی

اخوت و مساوات کا سبق دیتا ہے۔

مردے کو قبر میں رکھنے کے بعد نصاریٰ، شافعی مسلمان اور شیعہ کے یہاں یہ ایک رسم ہے جو خدا کے حضور میں محدود اور مخصوص الفاظ کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

شیعہ حضرات مردے کو قبر میں رکھنے کے بعد بطور ہدایت اس سے مخاطب ہوتے ہیں اس تخاطب کا اصطلاحی نام تلقین ہے کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھنے والے نصاریٰ مردے کو قبر میں رکھنے کے بعد ایک دعا پڑھتے ہیں جس کا ترجمہ عہد نامۂ عتیق مزامیر ۱۳۰/۱-۸ سے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حمد و دعا

"اے میرے مالک! اے میرے مالک! میں تہہ دل سے تجھ سے فریاد کر رہا ہوں میری فریاد سن اور اسرائیلیوں کو چھڑا لے (ان کے اعمال بد کو معاف فرما) اے میرے مالک انھیں ابدی راحت و سکون عطا فرما اور ہمیشہ رہنے والے نور کی شعاع ان پر ڈال"۔

کیونکہ یہ دعا زبان داؤدی میں ہے جو اسرائیلی تھے اس لئے اس میں نقص یہ ہے کہ وہ صرف اسرائیلیوں ہی کی نجات کی خدا سے دعا کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اسرائیلی نصاریٰ اس دعا سے مستفید ہوتے ہیں لیکن وہ جو نصاریٰ جو اسرائیلی نہیں ہیں وہ اس دعا کے فیض سے محروم ہیں۔

mudabbir.org

مندرجہ بالا دعا کے بعد مردے کی روح کے لئے مندرجہ ذیل دعا موقعہ کے لحاظ سے پڑھتے ہیں۔

"اے خدا! خلاق عالم! اور اہل ایمان کو نجات دینے والے اپنے بندے کی روح کو قبول کر اور اس کے گناہوں میں تخفیف کر دے"

مندرجہ بالا دعا میں ایک خاص نقص ہے کہ جب دوسرے اس دعا کو مردے کے لئے پڑھتے ہیں وہ مرنے والے کو گنہگار ظاہر کرتے ہیں اور اس کی نجات کی دعا کرتے ہیں لیکن اسلامی نقطہ نگاہ سے اس طرف مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ مرنے والے کی گذشتہ نیکیوں کا ذکر کرتے ہوئے خدا سے اس طرح التجا کریں

"اے اللہ یہ مرنے والا تیرا عبادت گذار بندہ تھا جو تیری طرف آرہا ہے ہم اس کی نیکیوں کے سوا کچھ نہیں جانتے اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ بندہ عبادت گذار تھا تو تو اس کی عاقبت کو بہتر کر اور اگر یہ گنہگار تھا تو اس کو معاف کر دے اور اس کا محاسبہ رحم و کرم کے ساتھ کر" اسی کو تلقین کہتے ہیں۔

maablib.org

تلقین برائے مرد

اِسْمَعْ اِفْہَمْ اِسْمَعْ اِفْہَمْ اِسْمَعْ اِفْہَمْ

یافلاں ابن فلاں (یہاں میت اور اس کے باپ کا نام ذکر کہے) ھَلْ اَنْتَ عَلَی الْعَھْدِ الَّذِیْ فَارَقْتَنَا عَلَیْہِ مِنْ شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَسَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ وَاِمَامٌ اِفْتَرَضَ اللّٰہُ طَاعَتَہٗ عَلَی الْعَالَمِیْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیَّ ابْنَ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدَ ابْنَ عَلِیٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰی ابْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَعَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّۃَ الْمَھْدِیَّ صَلَوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَئِمَّۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحُجَجُ اللّٰہِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ وَاَئِمَّتُکَ اَئِمَّۃُ ھُدًی اَبْرَارٌ یافلاں ابن فلاں اِذَا اَتَاکَ الْمَلَکَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَیْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَسَئَلَاکَ عَنْ رَبِّکَ وَعَنْ نَبِیِّکَ وَعَنْ دِیْنِکَ وَعَنْ کِتَابِکَ وَعَنْ قِبْلَتِکَ وَعَنْ اَئِمَّتِکَ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَقُلْ فِیْ جَوَابِھِمَا اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ رَبِّیْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ نَبِیِّیْ وَالْاِسْلَامُ دِیْنِیْ وَالْقُرْاٰنُ کِتَابِیْ وَ

الكعبة قبلتي وامير المؤمنين علي بن ابي طالب امامي والحسن
بن علي المجتبى امامي والحسين بن علي الشهيد بكربلاء امامي
وعلي زين العابدين امامي ومحمد الباقر علم النبيين امامي وجعفر بن
الصادق امامي وموسى الكاظم امامي وعلي بن الرضا امامي ومحمد بن الجواد
امامي وعلي بن الهادي امامي والحسن العسكري امامي والحجة المنتظر امامي
هؤلاء صلوات الله عليهم اجمعين ائمتي وسادتي وقادتي وشفعائي بهم اتولى
ومن اعدائهم اتبرء في الدنيا والآخرة ثم اعلم يا فلان بن فلان ان الله
تبارك وتعالى نعم الرب وان محمدا صلى الله عليه وآله نعم الرسول وان
امير المؤمنين علي بن ابي طالب واولاده الائمة الاحد عشر
نعم الائمة وان ما جاء به محمد صلى الله عليه وآله حق وان
الموت حق وسؤال منكر ونكير في القبر حق والبعث حق
والنشور حق والصراط حق والميزان حق وتطاير الكتب
حق والجنة حق والنار حق وان الساعة آتية لا ريب
فيها وان الله يبعث من في القبور افهمت يا فلان بن فلان ثبتك
الله بالقول الثابت هداك الله الى صراط مستقيم عرف الله بينك
وبين اوليائك في مستقر من رحمته اللهم جاف الارض عن
جنبيه واصعد بروحه اليك ولقه منك برهانا اللهم عفوك عفوك

تلقینِ عورت

اِسْمَعِیْ اِفْهَمِیْ اِسْمَعِیْ اِفْهَمِیْ اِسْمَعِیْ اِفْهَمِیْ

یا فلانہ بنتِ فلاں هَلْ اَنْتِ عَلَی الْعَهْدِ الَّذِیْ فَارَقْتَنَا عَلَیْهِ مِنْ شَهَادَةِ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ
وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ وَاِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَی
الْعَالَمِیْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیَّ ابْنَ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ
وَمُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَعَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ
وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِیَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ
حُجَجُ اللّٰهِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ وَاَئِمَّتَکِ اَئِمَّةُ هُدًی اَبْرَارٌ یا فلانہ بنت
فلاں اِذَا اَتَاکِ الْمَلَکَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَیْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی
وَسَئَلَاکِ عَنْ رَبِّکِ وَعَنْ نَبِیِّکِ وَعَنْ دِیْنِکِ وَعَنْ کِتَابِکِ وَعَنْ قِبْلَتِکِ
وَعَنْ اَئِمَّتِکِ وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ وَقُوْلِیْ فِیْ جَوَابِهِمَا اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ
رَبِّیْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ نَبِیِّیْ وَالْاِسْلَامُ دِیْنِیْ وَ
الْقُرْاٰنُ کِتَابِیْ وَالْکَعْبَةُ قِبْلَتِیْ وَاَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ
اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ نِ الْمُجْتَبٰی اِمَامِیْ وَالْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ نِ الشَّهِیْدُ بِکَرْبَلَاءَ

إمامي وعلي زين العابدين إمامي ومحمد بن علي باقر علم النبيين
إمامي وجعفر بن الصادق إمامي وموسى الكاظم إمامي وعلي بن الرضا إمامي
ومحمد بن الجواد إمامي وعلي بن الهادي إمامي والحسن العسكري إمامي
والحجة المنتظر إمامي هؤلاء صلوات الله عليهم أجمعين أئمتي سادتي
وقادتي وشفعائي بهم أتولى ومن أعدائهم أتبرأ في الدنيا
والآخرة ثم اعلمي يا فلانة بنت فلان أن الله تبارك وتعالى نعم الرب
وأن محمداً صلى الله عليه وآله نعم الرسول وأن أمير المؤمنين علي
بن أبي طالب وأولاده الأئمة الأحد عشر نعم الأئمة وأن ما جاء
به محمد صلى الله عليه وآله حق وأن الموت حق وسؤال منكر
ونكير في القبر حق والبعث حق والنشور حق والصراط حق
والميزان حق وتطاير الكتب حق والجنة حق والنار حق وأن
الساعة آتية لا ريب فيها وأن الله يبعث من في القبور

أفهمت يا فلانة بنت فلان ثبتك الله بالقول الثابت و
هداك الله إلى صراط مستقيم عرف الله بينك وبين أوليائك
في مستقر من رحمته اللهم جاف الأرض عن جنبيها واصعد
بروحها إليك ولقها منك برهاناً اللهم عفوك عفوك ٥

ضمیمہ

امانت جنازہ کے منتظمین

مندرجہ ذیل حضرات امانت جنازہ کا انتظام کرتے ہیں ۔

(۱) جناب غلام محمد صاحب معرفت حاجی بالدی والا شوکت انڈسٹریز بالمقابل ڈاکٹر مشتاق صاحب ایلیس اسٹریٹ نزد کھارادر پولیس اسٹیشن کھارادر کراچی ۔

(۲) جناب حاجی کلّو صاحب معرفت خوجہ اثناعشری بیرائی جماعت کھارا... کراچی ۔

maablib.org

امانت جنازہ کا طریقہ

الف ۔ کچھ لوگوں کی آرزو ہوتی ہے کہ ان کی میت کو متبرک جگہوں مثلاً کربلا یا نجف میں دفنایا جائے ایسی میت کو مرنے کے بعد قبرستان میں نہیں دفنایا جاتا بلکہ متبرک لے جانے کے لئے ایک مخصوص طریقہ پر میت کو بطور امانت رکھ دیا جاتا ہے ۔

اس کام کے لئے مخصوص طریقہ پر لکڑی کا ایک صندوق (تابوت) میت کے گلنے سڑنے اور خراب ہونے سے بچا لینے کے لئے مندرجہ ذیل اشیاء کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے اس صندوق کا حجم بالعموم ″20 × ″20 × ″72 ہوتا ہے جس میں تقریباً دوسو روپیہ تک کی لاگت آتی ہے ۔

(۱) روئی — چھ سیر

(۲) رسی — چھ گز

(۳) کافور — تین پونڈ سے چھ پونڈ تک (میت کی جسامت کے مطابق)

(۴) گلاب کے خشک پھول — تقریباً پانچ سیر

(۵) لکڑی کا برادہ — تقریباً دو سیر

(۶) مہندی کی خشک پتی — تقریباً تین سیر

تابوت (صندوق) کیمیاوی طریقہ پر سربستہ کر کے اوپر اس طرح تار کول پیٹیا جاتا ہے کہ کسی طرف کھلا نہ رہے پھر اس صندوق کو ایک ایسی قبر میں رکھا جاتا ہے جس کا فرش اور چاروں دیواریں اینٹ اور سیمنٹ کی پختہ بنی ہوئی ہوتی ہیں اور رطوبت اور نمی سے بچانے کے لئے اس کو پانچ یا چھ سیر نمک سے ڈھک دیا جاتا ہے۔

میت کو امانت میں رکھنے کے لئے میت کے وارث کو نیت کرنی ہوتی ہے۔

امانت کی مدت کی کوئی قید نہیں ہے مگر دو تین سال تک میت خراب نہیں ہوتی اس مدت میں اس کو نکال لینا بہتر ہے۔

حسب دستور میت کو تین غسل دے کر کفن پہنایا جاتا ہے نماز میت بھی پڑھی جاتی ہے اور اگرچہ تلقین ضروری نہیں ہے تاہم امانت کے وقت اس کا پڑھنا ہی بہتر ہے۔

(ب) میت کو باہر نکال کر عراق وغیرہ بھیجنے کے لئے مندرجہ ذیل ضروریات کو پورا کرنا ہوتا ہے:۔

(۱) پاکستان کے وزیر خارجہ سے اجازت حاصل کرنا۔

(۲) حکومت عراق (یا جس ملک میں لے جانا ہو اس ملک کی حکومت) سے اجازت حاصل کرنا۔

(۳) پاکستان میں اس ملک کے سفارت خانے کو اطلاع کرنا۔

(۴) حکومت سے مرنے والے کی موت کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا۔

maablib.org

(۵) میت کو (مذکورہ بالا) قبر سے نکالنے کے لئے ڈپٹی کلکٹر سے اجازت حاصل کرنا۔ جو اپنی طرف سے پولیس کو ہدایت کرے گا کہ میت کو پولیس کی نگرانی میں اس قبر سے نکالا جائے۔

(۶) میونسپل کارپوریشن یا اس کی جگہ کام کرنے والے ادارہ سے میت کو باہر لیجانے کے لئے سرٹیفکیٹ حاصل کرنا۔

(۷) پولیس کے امیگریشن ڈپارٹمینٹ سے اجازت حاصل کرنا۔

(مندرجہ بالا درخواستوں اور خطوں کے نمونے صفحہ پر دیئے گئے)

(۸) مذکورہ بالا صندوق میں سے میت کو نکال کر ایک دوسرے صندوق رکھا جاتا ہے جس کا حجم $12'' \times 18'' \times 72''$ ہوتا ہے اور تقریباً ساڑھے تین سو روپیہ کی لاگت سے تیار ہوتا ہے۔

(۹) ہیلتھ آفیسر کی موجودگی میں میت کو اس پہلے صندوق سے نکال کر اس دوسرے صندوق میں رکھا جاتا ہے جس پر ہیلتھ آفیسر فٹنیس سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔

(۱۰) مذکورہ نئے صندوق کے لئے مندرجہ ذیل اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے۔

(الف) چھ گز لمبی ایک چادر جو کفن کی طرح میت کو پہنائی جاتی ہے۔

(ب) تقریباً پانچ سیر روئی۔

(ج) تقریباً تین سیر لکڑی کا برادہ۔

(د) تقریباً پانچ سیر کافور۔

(ہ) تقریباً دو سیر چونا۔

مندرجہ بالا تمام ضروریات کو پورا کرنے کے بعد کسٹم آفس سے کسٹم کلیرنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ہوتا ہے۔

اگر میت ہوائی جہاز کے ذریعہ باہر لیجانا ہو تو پی۔ آئی۔ اے (P/A) کمپنی سے رابطہ قائم کیا جائے یہ کمپنی میت کو باہر لیجانے کا کرایہ میت کے وزن کے مطابق لیتی ہے تاہم کم از کم بارہ سو روپیہ خرچ آتا ہے۔

اگرچہ میت کو جوار معصومین میں دفن کرنے کے متعلق معتبر احادیث ملتی ہیں تاہم اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس سلسلہ میں ایک زر کثیر خرچ کیا جائے جو صرف ایک دولتمند ہی کے اختیار کی بات ہے۔

جس شخص کا عقیدہ ہی اسلام پر نہ ہو یا جس شخص نے اسلام کے اصول کو ٹھکرایا ہو وہ اپنی دولت کثیر خرچ کر کے جوار معصومین علیہم السلام میں جگہ پا کر کس طرح عفو اور خدا کے رحم و کرم کا امیدوار ہو سکتا ہے۔

ہر وہ شخص جو مومن ہے معصومین علیہم السلام کا محب (دوست) ہے اس کا انتقال کہیں بھی ہو بلاشبہ جوار معصومین علیہم السلام میں جگہ حاصل کر لیتا ہے۔

احادیث سے یہ حکم ملتا ہے کہ جو شخص جہاں انتقال کرے اس کو وہیں دفن کرنا چاہیے اس کے علاوہ بجائے اس کے کہ ایک زر کثیر خرچ کر کے میت کو کربلا یا نجف یا مشہد مقدس میں دفن کرنے کے لئے لے جایا جائے یہ بہتر ہے کہ اس رقم کو کار خیر میں خرچ کیا جائے تاکہ مرنے والے کی روح کو بھی سکون ہو اور خلق کا بھی فائدہ ہو۔

امانت پانچ سال تک محفوظ رکھی جا سکتی ہے

لکڑی کا صندوق	اونچائی 1 1/2 ×	چوڑائی 1 1/4 ×	لمبائی 6
گلاب کے خشک پھول	تقریباً پانچ سیر		
مہندی کی خشک پتی	تقریباً چار سیر		
برادہ صندل	تقریباً دو سیر		
کافور	تقریباً پانچ سیر		

زمین کو اتنا گہرا کھودا جائے کہ صندوق آسانی سے اس میں آجائے اور لحد سیمنٹ بلاک کی بنی ہوئی پختہ ہو۔

صندوق رکھے جانے والی جگہ پر بچھانے کے لئے نمک — تقریباً چھ سیر

صندوق پر ہر طرف تارکول پھرا ہوا ہو۔

رسی — چھ گز

نماز میت تو واجب ہے مگر تلقین اختیاری ہے

(۱) میت کو باہر لیجانے کے لئے پاکستان کے وزیر خارجہ کو اطلاع۔

(۲) میونسپلٹی سے مرنے والے کی موت کا سرٹیفکیٹ

(۳) امیگریشن پولیس سے رابطہ۔

(۴) میونسپلٹی کے ہیلتھ آفیسر کو امانت اور امانت کے سربمہر ہونے کے معائنہ کی درخواست

(۵) محکمہ کسٹم سے رابطہ

maablib.org

امانت کے لیے مندرجہ ذیل حضرات سے رجوع فرمائیں

(۱) جناب غلام محمد صاحب معرفت حاجی بالٹی والا۔
شوکت اینڈ سسٹرز
بالمقابل ڈاکٹر مشتاق صاحب ایس اسٹریٹ نزد کھارادر پولیس اسٹیشن
کھارادر کراچی۔

(۲) جناب حاجی کلو صاحب خوجہ شیعہ اثناء عشری ہیرائی جماعت
کھارادر کراچی۔

امانت کے اخراجات کی تفصیل

صندوق	حجم 72″ × 20″ × 20″ تقریباً ۲۰۰/۰۰
روئی	چھ سیر
کافور	میت کی جسامت کے مطابق تین پنڈ سے چھ پنڈ تک
گلاب کے خشک پھول	تقریباً پانچ سیر
مہندی کے خشک پتے	تقریباً تین سیر
صندوق رکھے جانے والی قبر میں بچھانے کے لئے نمک	ڈھائی سیر

صندوق رکھے جانے والی قبر کی بنائی معہ سیمنٹ و بلاک وغیرہ کے ۔

(۲) (الف) لکڑی کا بنا ہوا صندوق
جس کے اندر کا استر ٹین کا ہو۔ حجم 72″ x 18″ x 12″ روپیہ ۳۵۰/
اور اس میں اچھا ہو معہ مکمل
پیکنگ کے ۔

(ب) کفن کی چادر کے شکل چھ گز لمبا کپڑا ۔
روئی پانچ سیر
کافور تین پونڈ
لکڑی کا برادہ پانچ سیر
چونا دو سیر

۳۔ میونسپلٹی سے مرنے والے کی موت کا سرٹیفکیٹ

۴۔ وزارت خارجہ پاکستان اسلام آباد سے اجازت نامہ

۵۔ میونسپلٹی کے ہیلتھ آفیسر سے اس بات کا تصدیق نامہ کہ اس نے میت کے معائنہ کے بعد اپنے سامنے پیک کرایا ہے
فیس روپیہ ۵۰/-
زائد فیس روپیہ ۵۰/-

۶۔ ڈپٹی کلکٹر سے اس بات کا تصدیق نامہ کہ پولیس کی نگرانی میں میت کو نکالا گیا ہے ۲/۰۰

۷۔ جس ملک میں میت لیجانا ہو اس کے سفارت خانے سے اجازت نامہ۔

۸۔ پی آئی اے (P.I.A) کمپنی سے بکنگ اور میت کو لیجانے کا انتظام۔

کراچی میں غسل و کفن اور دفن کا انتظام کرنے والے ادارے

منتظمین قبرستان	نام قبرستان
(۱) خوجہ اثنا عشری جماعت	(۱) حسینی باغ برائے خوجہ حضرات (۲) حسینی باغ ٹنکی میوہ شاہ برائے خوجہ حضرات
(۲) ناتھن شاہ	علی باغ کالا کوٹ کراچی عام شیعہ حضرات کے لئے
(۳) حاجی کلو	حیدری باغ میوہ شاہ عام شیعہ حضرات کے لئے
(۴) حبیب سنز لمیٹڈ	خراسان باغ مخصوص شیعہ حضرات کے لئے

منتظمین غسل خانہ	نام غسل خانہ
(۱) حاجی کلو خوجہ شیعہ اثنا عشری ہیرائی جماعت کھارادر کراچی۔	غلام حسین خالق دینا ٹرسٹ کھارادر کراچی
(۲) انجمن راہ نجات امام بارگاہ شاہ کربلا رضویہ سوسائٹی کراچی	راہ نجات امام بارگاہ شاہ کربلا رضویہ سوسائٹی کراچی۔

تفصیل غسل و کفن

انجمن خوجہ شیعہ اثنا عشری لاہیرائی جماعت (رجسٹرڈ) کھارادر کراچی فون ۲۳۰۲۴۹

نمبر شمار	فہرست اشیاء	مقدار تعداد	شرح	رقم	کیفیت
۱	کفن کا کپڑا	۱۷ گز		۲۰ — ۱۹	
۲	کافور			۲ — ۵۰	
۳	روئی صابن اور بیری کے پتے			۲ — ۰	
۴	چوکیدار غسل خانہ			۱ — ۰	
۵	قبرستان میں لاش لیجانے کا ٹھیلا			۱ — ۰	
۶	قبر کی کھدائی			۴ — ۵۰	
۷	پھولوں کی چادر			۳ — ۰	
۸	اگر بتی			۰ — ۶۲	
۹	اجرت غسال			۱۰ — ۰	
۱۰	مختلف ۔ متفرقات			۰ — ۰	
۱۱	پختہ قبر			۵۵ — ۰	
۱۲	بس کھارادر سے قبرستان اور واپسی			۱۸ — ۰	
				۱۱۸ — ۸۱	

بڑوں کے لئے	۱	ململ	ڈھائی گز	۴ — ۶۸
	۲	لٹھا برائے کفن	۱۹ گز	۲۳ — ۱۹
	۳	روئی صابن اور بیری کے پتے		۲ — ۰
	۴	کافور		۲ — ۵۰
	۵	چوکیدار غسل خانہ		۱ — ۰
	۶	قبرستان میں اطلاع کرنیوالا		۱ — ۰
	۷	قبر کی کھدائی		۴ — ۵۰
	۸	غسالہ کی آمد و رفت		۲ — ۰
	۹	پھولوں کی چادر		۲ — ۰
	۱۰	اگربتی		۰ — ۴۲
	۱۱	مختلف۔ متفرقات		۱ — ۰
	۱۲	پختہ قبر		۵۵ — ۰
	۱۳	بس کھارادر سے قبرستان اور واپسی۔		۱۸ — ۰
				۱۱۸ — ۳۹
بچوں کے لئے	۱	لٹھا برائے کفن	ڈھائی گز	۳ — ۰
	۲	کافور		۰ — ۵۰
	۳	روئی صابن اور بیری کے پتے		۰ — ۵۰
	۴	چوکیدار غسل خانہ	—	۰ — ۵۰

۵	قبرستان میں اطلاع کرنیوالا			۰ — ۱
۶	قبر کی کھدائی			۲۵ — ۲
۷	قبر کا پتھر			۰ — ۲
۸	پھولوں کی چادر			۰ — ۱
۹	اگربتی			۳۱ — ۰
۱۰	غسال			۰ — ۲
				۰۶ — ۱۳

نوٹ :- بچوں کی میت لیجانے کے لئے موٹر ٹیکسی، وکٹوریہ، یا بس کرایہ پر لی جاتی ہے۔ بچوں کے لئے پختہ قبر بھی نہیں ہوتی۔

maablib.org

تفصیل غسل و کفن و دفن

انجمن راہ نجات A-2/11-F رضویہ سوسائٹی کراچی ۱۸

نمبر شمار	فہرست اشیاء	مقدار و تعداد	شرح	رقم	کیفیت
	اخراجات غسل				
۱	بیری کے پتے برائے غسل آب سدر	دو چھٹانک	—	—	
۲	کافور برائے غسل آب کافور	آدھا تولہ	فی تولہ پچاس پیسے	۰ — ۲۵	
۳	کافور برائے حنوط	ساڑھے تین تولہ	"	۱ — ۷۵	
۴	صابن	ایک عدد	۳۱ پیسہ	۰ — ۳۱	
۵	غسال کی آمد و رفت	دو افراد	ٹیکسی تین روپیہ فی کس	۷ — ۰	غسال کی اجرت نہیں ہوتی آمد و رفت کا خرچہ دیا جاتا ہے
۶	روئی	ایک بنڈل	باسٹھ پیسہ	۰ — ۶۲	
	کفن برائے مرد				
۱	بردیمانی				
۲	پیراہن				

۳	لنگ			
۴	ران پیچ			
۵	کفنی	۱۸ گز جملہ	۱-۶۵ فی گز	۲۹-۷۰
۶	عمامہ			
	زائد کفن برائے عورت			
۱	سینہ بند			
۲	قصابہ	۲ گز	۱-۶۵	۳-۳۰
۳	اوڑھنی ململ	۲ گز	۱-۰۰	۲-۰۰
	اخراجات دفن			
۱	قبر کی زمین			
	کربلا باغ د جنت البقیع			۱۱۰-۰۰
(ب)	تیار شدہ قبر			۹۰-۰۰
	قبر کا پتھر			
۲	قبر کی کھدائی			۱۸-۰۰
۳	قبر کی پاٹن	۳ عدد	۶-۰۰ فی عدد	۱۸
۴	تابوت بس (امبولینس)			بحساب مسافت جو درحقیقت دی گئی ہے

اخراجات تابوت بس (امبولینس) انجمن راہ نجات

(۱)	گولی مار، فردوس کالونی، حسن کالونی، مسلم لیگ کوارٹرز، پاپوش نگر، عثمانیہ کالونی، لیاقت آباد سی ایریا، لیاقت آباد ۴، بسیلہ جہانگیر اسٹیٹ، سنگھا بیر روڈ، ناظم آباد ۴، ۵	۲۵-۰۰
۲	رنچھوڑ لائن۔ رام سوامی۔ شو مارکیٹ۔ عیدگاہ سعید منزل۔ بختائی کمپاؤنڈ۔ نارتھ ناظم آباد حسین ڈی سلوا۔ برکات حیدری۔ کریم آباد لطیف آباد۔ حسین آباد۔ جوہر آباد۔ علی آباد عزیز آباد۔ غریب آباد۔ دستگیر۔ جیکب لائن ٹیونیشیا لائن۔ ابی سینیا لائن۔ قائد آباد۔ جٹ لینڈ لائن۔ شیر شاہ۔	۳۰-۰۰
۳	بہار کالونی۔ مسان روڈ۔ نیو کراچی بلاک ۲ تا ۳۰ فیڈرل ایریا۔ گلبرگ۔ سادات کالونی۔ میٹھادر کھارادر۔ موسیٰ لائن۔ کھوڑی گارڈن۔ کھڈا میر پوبیٹادر۔ آرام باغ۔ فریئر روڈ۔ ڈینس روڈ	

	نیو کونسٹرز ڈی ۔ پی ای سی ۔ ایچ ایس ۔ جے پی ایم سی ۔ کینٹ اسٹیشن ۔ ریلوے کالونی ریس کورس ۔ پی این ٹی ۔ گذری روڈ ۔ بلدیہ بنارس کالونی ۔ کورنگی ٹاؤن اصفی بی سینٹر	۴۰ــ۰۰
۴	کربلا باغ ۔ خراسان ۔ حیدری باغ ۔ علی باغ پاپوشن نگر ۔	۲۰ــ۰۰
۵	مسعود آباد ۔ محمد علی سوسائٹی ۔ یونیورسٹی ٹنگ روڈ ۔ ایئرپورٹ ۔ کھوکھرا پار ۔ ماڈل کالونی کیماڑی ۔ ڈیفنس سوسائٹی ۔ ویسٹ وارف کورنگی ۔ لانڈھی ۔ محمود آباد ۔ اور کلفٹن ۔	۵۰ــ۰۰
۶	سولجر بازار ۔ جمال کالونی ۔ کلیٹن کوارٹرز ۔ جمشید روڈ ۔ بہار کالونی ۔ مارٹن روڈ پیر الٰہی بخش کالونی ۔ مس فاطمہ جناح کالونی ۔ نفیس آباد ۔ تین ہٹی ۔ لیاقت آباد ڈی ایریا لیاقت آباد ۵ تا ۱۰ ۔ فیڈرل اے و بی ایریا	۲۸ــ۰۰

تفصیل غسل و کفن و دفن انجمن مسلمانان پنجاب

دار السلام بلڈنگ نیپیئر اسٹریٹ صدر کراچی فون 511607

نمبر شمار	فہرست اشیاء	مقدار و تعداد	شرح	رقم	کیفیت
	اخراجات غسل				
۱	کافور ۔ صابن ۔ کیوڑہ ۔ عطر ۔ اگربتی ۔ لوبان ۔ روئی خالص ۔ برادہ صندل ۔ سرمہ ۔ سوئی دھاگا اور چٹائی ۔			۱۰—۰۰	
۲	اجر غسال			۵—۰۰	
۳	غسل کی تہمد (اگر ضرورت ہو)			۳—۷۵	
	کفن برائے مرد	۱۸ گز	۱–۵۰	۲۷—۰۰	
	زائد کفن برائے عورت	۳ گز		۴—۰۰	
	اخراجات دفن				
۱	انجمن کا پرائیویٹ قبرستان				

	الف) قبر برائے بالغ		۲۰-۰۰	
	ب) قبر برائے نابالغ صرف دس سال تک کے لئے		۱۲-۰۰	
	ج) سیمنٹ کنکریٹ کا پاٹن	پانچ روپیہ عدد		
۲	پبلک قبرستان			
	الف) قبر برائے بالغ معہ پتھر		۱۵-۰۰	
	ب) قبر برائے نابالغ چھ سال تک کے لئے معہ پتھر		۱۰-۰۰	
۳	تابوت بس (ایمبولنس)	دو گھنٹہ کیلئے شہر سے	۳۰-۰۰	
		دو گھنٹہ کیلئے کالونیز سے	۴۰-۰۰	
		ہر دو گھنٹہ کے بعد فی گھنٹہ	۱۰-۰۰	
		شام کے آٹھ بجے سے صبح کے آٹھ بجے تک فی گھنٹہ	۵-۰۰	(زائد فیس)
۴	میت کو امانت رکھنے کیلئے دیوار کی کھڑکی کا ایڈمانٹ معہ تختہ اور اس کے ساتھ تمام ضروری کیمیائی ادویہ مطلوبہ جگہ پہنچانے کے لئے۔	الف) پانچ میل کے اندر	۳۱۰-۰۰	
		ب) پانچ میل کے بعد فی میل تا۔	۳۲۰-۰۰	

نوٹ۔ میت جو سول ہسپتال، جناح ہسپتال۔ اوجھائی بی سینیٹوریم سنٹرل جیل۔ پولیس اسٹیشنوں یونین کمیٹی کے چیرمین کی طرف سے بھیجی جاتی ہیں انکی تجہیز و تکفین و تدفین کی انجمن خود کفیل ہوتی ہے۔

تفصیل غسل و کفن و دفن

کتیانا میمن ایسوسی ایشن ۔ نواب مہابت خان جی روڈ بالمقابل مولانا محمد علی پارک کھڑی گراؤنڈ کراچی

نمبر شمار	فہرست اشیاء	مقدار اور تعداد	شرح	رقم	کیفیت
١	ٹرانسپورٹ			٢٠-٠٠	
٢	مردانہ کفن	ساڑھے تیرہ گز		٢٠-٠٠	
٣	زنانہ کفن	پندرہ گز		٢٢-٥٠	
٤	بوری۔ کافور۔ روئی اور لوبان وغیرہ			٤-٠٠	
٥	ملا غسال برائے مرد			٢-٠٠	
٦	ملانی غسالہ برائے عورت			٢-٠٠	
٧	عطر			١-٠٠	
٨	مزدوری			٢-٠٠	

maablib.org

۹	رات کے وقت روشنی			۵۰ — ۱
۱۰	شطرنج (چٹائی)			۵۰ — ۱
۱۱	نوٹس بورڈ			۵۰ — ۰
۱۲	بڑی قبر کی کھدائی			۰۰ — ۱۶
۱۳	درمیانہ قبر کی کھدائی			۵۰ — ۱۱
۱۴	چھوٹی قبر کی کھدائی			۰۰ — ۸
۱۵	چٹائی بڑی			۰۰ — ۲
۱۶	چٹائی درمیانی			۲۵ — ۱
۱۷	چٹائی چھوٹی			۷۵ — ۰

مرکز احیاء آثار بر صغیر
MAAB 1431
maablib.org

تفصیل غسل و کفن و دفن

مسلم ایسوسی ایشن (رجسٹرڈ) رنچھوڑ لائن جناح اسٹریٹ کراچی فون 76320

نمبر شمار	فہرست اشیاء	تعداد اور مقدار	شرح	رقم	کیفیت
۱	کافور برائے غسل و حنوط			۱ — ۵۰	
۲	اجرت غسال			۷ — ۰۰	
۳	غسل کے لئے چٹائی			۱ — ۲۵	
۴	کیوڑا اگربتی ـ گلاب صندل عطر ـ لوبان ـ گلاب ـ سوئی دھاگہ			۳ — ۲۵	
۵	کفن برائے مرد	سولہ گز	۱ — ۵۰	۲۴ — ۰۰	
۶	زنانہ کفن برائے عورت	دو گز	۱ — ۵۰	۳ — ۰۰	
۷	قبر کی زمین اور اس کی کھدائی			۱۵ — ۰۰	
۸	متفرقات			۷ — ۰۰	

۹	تابوت بس (ایمبولینس)			
الف	رنچھوڑ لائن، رام سوامی، جونا مارکیٹ، نانک واڑا، پرنسز اسٹریٹ، ٹرام ڈپو			۱۵—۰۰
(ب)	بنس روڈ، فریئر روڈ، آرام باغ، پاکستان چوک آرٹلری میدان، بیمبڈی اسٹریٹ پولیس اسٹیشن کھارادر			۲۰—۰۰
(ج)	صدر کینٹ ایریا ناظم آباد نمبر ۱ تا ۲			۲۵—۰۰
(د)	لالوکھیت ۱ تا ۱۰ کیماڑی گلشن گوجرنالہ			۳۰—۰۰
(ہ)	عزیز آباد، علی آباد، فیڈرل ایریا، بانٹوا ٹاؤن			۳۵—۰۰
(و)	دستگیر کالونی، واٹر پمپ، نارتھ ناظم آباد، برکات حیدری، نیو کراچی، کورنگی			۴۰—۰۰
(ز)	ڈرگ روڈ، ایئرپورٹ			۴۵—۰۰
(ح)	ملیر، سعود آباد، ماڈل کالونی، کھوکھرا پار			۵۰—۰۰
(ط)	لانڈھی اور اس کی حدود میں آنے والا ایریا			۶۰—۰۰

تفصیل غسل وکفن

ہالاری میمن جنرل جماعت (رجسٹرڈ) باغ ہالار ۶۹ لارنس روڈ بالمقابل شومارکیٹ کراچی

نمبر شمار	فہرست اشیاء	تعداد و مقدار	شرح	رقم	کیفیت
۱	کپڑا برائے کفن	سولہ گز		۲۸—۰۰	
۲	خوشبو			۲—۰۰	
۳	عطر عمدہ			۱—۵۰	
۴	کافور چینی	چار ٹکیاں		۱—۵۰	
۵	عرق گلاب			۰—۷۵	
۶	صابن	ایک عدد		۰—۳۱	
۷	اگربتی	ایک بنڈل		۰—۲۵	
۸	لوبان			۱—۷۵	
۹	سوئی دھاگہ			۰—۱۲	
۱۰	ٹری چٹائی			۱—۷۵	
۱۱	روئی			۰—۲۵	
۱۲	بابت ایمبولنس (ایمبولنس) رنچھوڑ لائن سے قبرستان تک			۱۵—۰۰	
۱۳	قبر کی کھدائی جس کو مزدور میت کے ورثاء سے وصول کرتے ہیں			۵—۰۰	
۱۴	اجرت غسال جس کو غسال میت کے ورثاء سے وصول کرتا ہے۔			۵—۰۰ تا ۷—۰۰	

نوٹ۔ جماعت نے دو ملاؤں اور ایک عورت کا انتظام کیا ہے اور ان کو ہدایت ہے کہ وہ اجرت سے زائد وصول نہ کریں۔

maablib.org

تفصیل غسل و کفن و دفن

بانٹوا حمایت اسلام کھوڑی گارڈن روڈ کراچی

نمبر شمار	فہرست اشیاء	تعداد و مقدار	شرح	رقم	کیفیت
۱	بیری کے پتے				
۲	کافور				
۳	صابن اور دوسرے مصالحجات				
۴	چٹائی				
۵	کیوڑہ، عطر، گلاب، صندل			۸ — ۰۰	
۶	روئی				
۷	اجرت غسال				
۸	کفن	ساڑھے تیرہ گز	۱ — ۵۰	۲۰ — ۲۵	
۹	دفن				
	(الف) قبر کی زمین اور کھدائی کی اجرت			۱۶ — ۰۰	
	(ب) تابوت بس (ایمبولینس)			۲۷ — ۵۰	
	(ج) متفرقات			۷ — ۰۰	

maablib.org

<u>**Application For Taking Coffin**</u>

IN THE COURT OF CITY AND A. D. M.,
KARACHI.

Grant of Permission to carry the Dead body of ______________________ to ______________________

The applicant respectfully prays for the grant of permission to carry the Dead body of ______________________ ______________________ to ______________________ who expired on ______________________ and at present buried at ______________________ grave yard

Attested by
Notary Public

maablib.org

Application Form For Taking Coffin

To

The Health Officer,
K.M.C., Karachi.

Sir,

I, the undersigned ______________________ respectfully beg to submit as under:-

(1) That ______________________ died on ______________ at ______________________ (Death Certificate attached herewith). is

(2) That the said deceased was buried at ______________ ______________ grave yard as Amaanat to be finally carried to and buried at ______________________

(3) That I want to carry the Dead body of the deceased to ______________________ very shortly.

It is, therefore, requested that I may kindly be given the necessary permission in this respect.

Thanking you in anticipation.

Yours truly

maablib.org

۵ وقت سے پہلے موت کی آرزو نہ کرو

۶ انسان کا ہر سانس موت کی طرف ایک قدم ہے۔

۷ موت پر یقین رکھنے والا اپنے کو نیک کاموں کے لئے وقف کر دیتا ہے

۸ وہ انسان جو کسی کو فائدہ نہ پہونچا سکے اس کا شمار مردوں میں ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

۱ موت سے پہلے نیکیوں کی تکمیل کر لو۔

۲ موت کے بعد تمہاری ابدی زندگی ہے اس لئے وہ کام کرو جو ہمیشہ تمہارے کام آسکے۔

۳ دنیا (زندگی) ایک فنا ہو جانے والا سایہ ہے اور موت عقبیٰ کا دروازہ۔

۴ موت کو یاد رکھنا دنیا کی آرزؤں کو کم کر دیتا ہے۔

۵ عالم موت کے بعد بھی زندہ رہتا ہے مگر جاہل اپنی زندگی میں مردہ کی برابر ہے۔

۶ زندگی میں انسان سوتا رہتا ہے مگر موت اسے جگا دیتی ہے۔

۷ موت فنا سے فراق اور بقا سے وصال ہے۔

۸ بلند خواہشات دھوکہ اور طول حیات ایک مصیبت ہے۔

۹ موت تمہارے سایہ سے بھی زیادہ قریب ہے تمہاری زندگی پر وہ نگراں اور مکمل مختار ہے۔

(قرآن) میں خدا فرماتا ہے

(۳ : ۱۸۵)

۱ ہر جاندار موت کا مزہ چکھے گا۔

۲ (اے رسول تم ان لوگوں سے) کہدو کہ میری نماز میری عبادت میرا جینا میرا مرنا سب خدا ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

(۶ : ۱۶۲)

۳ تم چاہے جہاں ہو موت تو تم کو لے ہی ڈالے گی اگرچہ تم کیسے ہی مضبوط پکے گنبدوں میں جا چھپو۔

(۴ : ۷۸)

۴ تو کیا جب جان گلے تک آ پہنچتی ہے اور تم اس وقت (کی حالت) پڑے دیکھا کرتے ہو اور ہم اس (مرنے والے) سے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو دکھائی نہیں دیتا۔

(۵۶ : ۸۳-۸۵)

۵ (اور کچھ لوگوں سے کہے گا) اے اطمینان پانے والی جان اپنے پروردگار کی طرف چل تو اس سے خوش وہ تجھ سے راضی۔ تو میرے (خاص) بندوں میں شامل ہو جا اور میرے بہشت میں داخل ہو جا۔

(۸۹ : ۲۷-۳۰)

شائع کردہ

پیر محمد ابراہیم ٹرسٹ

۳۶۳ سراج الدولہ روڈ بہادرآباد سوسائٹی
کراچی

پہلا ایڈیشن ۱۲۵۰ — ۱۹۷۱ء

(ضیاء برقی پریس کراچی)